﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15

جمعۃ المبارک 13/جون 2008ء

09/ جمادی الثانی 1429 ہجری قمری 13/احسان 1387 ہجری شمسی

شمارہ 24

لحن داوٗدی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

''گزشتہ رات مَیں تمہاری قراءت سن رہا تھا تمہیں تو آلِ داوٗد جیسا لحن عطا کیا گیا ہے''۔

(صحیح بخاری کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب تحسین الصوت حدیث نمبر1322)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔

خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدّر رہے جو دمشق کے شرقی سمت میں اس کا ظہور ہو۔ اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا۔ سو آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑے بڑے نشان دکھلائے۔

وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو اُن پر پتھر نہ برستے۔

''میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پُورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سُنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اِس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ مَیں وہی ہوں جس کے وقت میں اُونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:5) پوری ہوئی۔ اور پیشگوئی حدیث ولیترکن القلاص فلایسعٰی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکّہ کے درمیان جو ریل طیّار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدّر رہے جو دمشق کے شرقی سمت میں اس کا ظہور ہو۔ اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا۔ سو آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑے بڑے نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔...... جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائے گا۔ کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا؟ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے؟ اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب 64 سال کے۔ اگر شک ہو تو اس کی پینشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پینشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔ جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اُس کو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائے گا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا۔ وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی...... مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔...... یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک راستباز کے ان کو سن کر آنسو جاری ہو جائیں گے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی۔ اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو اُن پر پتّھر نہ برستے۔ مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے۔ یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے۔ خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں اور کسی زمانہ میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوا۔ تو اب کیا اچھا ہو جائے گا۔ مگر اس زمانہ میں دہریّت پھیل گئی اور دل سخت ہوگئے اور نہیں ڈرتے۔ مَیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں۔ یہ لوگ اُس اندھے سے مشابہ ہیں جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے۔ اور اپنے اندھاپن سے متنبّہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اُن یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے نہیں دیکھتے اور اُحد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصّہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی یہودیوں کا یہی حال ہے''۔

(ضمیمہ نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 107-110۔ مطبوعہ لندن)

اداریہ

خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ایک مقدس عہد

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ آج خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر کونے میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جہد و جہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن"۔

یہ وہ مقدس عہد ہے جو سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سوسال پورا ہونے پر 27 رمئی 2008ء کو لندن کے Excel سینٹر میں منعقد ہونے والے تاریخی جلسہ میں نہ صرف تمام حاضر احباب وخواتین سے بلکہ ایم ٹی اے کے توسّط سے دنیا بھر کے احمدیوں سے لیا اور تمام احمدیوں نے اپنے امام کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نہایت جذبہ و جوش کے ساتھ یہ عہد دہرایا۔ یہ ایک غیر معمولی عظمت وشان رکھنے والا خاص موقع تھا۔ خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ افراد جماعت کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے معمور تھے اور ان کی ایمانی کیفیات ان کے اندر عظیم روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب بن رہی تھیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے یہ عہد لینے کے بعد فرمایا:

"پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! مَیں امید کرتا ہوں کہ اس عہد نے آپ کے اندر ایک نیا جوش اور ایک نیا ولولہ پیدا کیا ہوگا۔ شکر گزاری کے پہلے سے بڑھ کر جذبات ابھرے ہوں گے۔ پس اس جوش اور ولولے اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہو جائیں۔ یہ 27 رمئی کا دن ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دے، ایک ایسا انقلاب برپا کر دے جو تا قیامت ہماری نسلوں میں یہی انقلاب پیدا کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس دور میں ہمیں داخل کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے کی ہم کوشش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

آپ علیہ السلام اپنی جماعت کو کس پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں، کتنا حسن ظن رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے یہ زمانے بھر میں کسی دوسرے میں نہیں"۔

کیا یہ حسن ظن ہم سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جو خلافت کی صورت میں اس نے ہم پر کیا اپنی روحانی ترقی کی نئی منزلوں کی نشاندہی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر، خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اس احسان کے شکرانے کے طور پر اپنوں اور غیروں میں پیار اور محبت کے نغمے بکھیرتے چلے جائیں۔ یقیناً یہی نیکیاں اور شکر گزاری ہمارا مطمح نظر ہونی چاہئیں۔ یقیناً پیار اور محبت کے سوتے ہمارے دلوں سے پھوٹنے چاہئیں۔ یقیناً عہد وفا کے نئے نئے راستوں کا تعین ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرنے والے ٹھہریں گے۔ جب یہ ہوگا تو ہم دائمی خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کی نہ ختم ہونے والی بارشیں ہم پر برسیں گی۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے، اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔"

پھر 30 رمئی 2008ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دوبارہ اس عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"اس خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ مَیں نے عہد لیا تھا اس عہد کا بھی بڑا اثر ہوا ہے، ہر ایک پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے، اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو عہد کرو اسے پورا کرو کیونکہ تمہارے عہدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

پس آج جب کہ یہ بات ابھی آپ کے ذہنوں میں تازہ ہے، مَیں اس بات کو اس لئے دہرا رہا ہوں کہ اس بات کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور یہ عہد آپ میں مزید مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی عہد بھی، کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہوسکتی۔ کئیوں کو احساس بھی ہے۔ خطوط میں بھی لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے تو عہد کیا ہے اب ہم انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے، کاربند رہیں گے، لیکن یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقہ بتایا ہے اس پر بھی عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار پہلے سے بڑھائیں۔ اس میں بڑھیں۔ نیکیوں میں پہلے سے بڑھیں اور اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ نیکیوں میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ نظام جماعت بھی خلافت کو قائم کرتا ہے اس لئے اس کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوتا چلا جائے"۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے سر پر کئے گئے اس عہد کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ اس شان سے پورا کرنے کی توفیق بخشے کہ آج کے دور کے احمدیوں کی خلافت سے محبت اور اخلاص اور وفا اور اطاعت کے پاک نمونے آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوں۔ خدا کرے کہ ہم سب کا شمار اُن مخلص، وفادار جانثارانِ خلافت میں ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو پہلے سے بشارت عطا فرمائی ہے کہ وہ خود اپنی جناب سے انہیں تیار کرے گا "جو اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے، جو قیام و استحکام خلافت کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دینے والے ہوں گے، جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے"۔ اور "جن کو خدا تعالیٰ خلافت کی حفاظت کے لئے خود اپنی جناب سے ننگی تلوار بنا کر کھڑا کرے گا"۔

——— (نصیر احمد قمر)

خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا

خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا
وفا کے پاسباں رہنا ، محبت کا علَم رکھنا

یہی عَقدِ اخوت ہے ، یہی رمزِ محبت ہے
یہ بیعت ایک نعمت ہے اسے تم محترم رکھنا

بہارِ جانفزا مطلوب ہے فصلِ خلافت کی
تو پھر نخلِ محبت کو سدا اشکوں سے نم رکھنا

چمن کی آبرو اس سے ہے، گلشن کی بقا اس سے
گلِ لالہ کی سیرابی کو خونِ دل بہم رکھنا

تمہارے غم لئے دل میں وہ ہر لمحہ دعا میں ہے
سنو! تم اپنے سینے میں سنبھالے اُس کے غم رکھنا

اُسی کی انگلیوں میں تار ہیں سب دل کے سازوں کے
انہی سازوں پہ رقصاں دھڑکنوں کے زیر و بم رکھنا

وہ اس میخانۂ دل میں اتر آئے گا چپکے سے
سجائے بام و در رکھنا ، صفائے جامِ جم رکھنا

کیا ہے جشنِ صد سالہ نے منزل کا نشاں روشن
تم عالی حوصلے رکھنا ، عزائم تازہ دم رکھنا

علامت ہے خدا والوں کی ، جُہدِ زندگانی میں
رہِ دلبر میں غیروں کا اٹھائے ہر ستم رکھنا

شہیدان رہِ مولا ، اسیرانِ رہِ مولا
نشانِ رہ سُوئے منزل یہی نقشِ قدم رکھنا

اُٹھیں گی قدغنیں ساری ، یہ رستہ کھل ہی جائے گا
بندھا رختِ سفر یوں ہی سُوئے اَرضِ حرم رکھنا

گئے سو سال میں ہم کو ملی ہیں برکتیں ہر دم
نئے سو سال میں یاربّ وہی لطف و کرم رکھنا

——— (ضیاء اللہ مبشر۔ربوہ)

خلافت
خوف کے بعد امن کی ضمانت

(خواجہ منظور صادق۔ راولپنڈی)

دوسری اور آخری قسط

خلافت ثالثہ کا دَور

خلافت ثانیہ کے بعد خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں بھی جماعت کو مسلسل ترقیات کے ساتھ ساتھ کئی خطرات اور امتحانوں سے بھی گزرنا پڑا تاہم ان میں سے سب سے بڑا امتحان اور ابتلا **1974**ء کے **احمدیہ مخالف فسادات** تھے جن کو حسب سابق حکومت وقت کی سرپرستی اور پشت پناہی حاصل تھی۔ ان فسادات میں بھی پاکستان بھر میں متعدد احمدیوں کو جانوں کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق ملی۔ بے شمار احمدیوں کی املاک تباہ کی گئیں۔ ان کے گھر بار جلائے اور لوٹے گئے اور احمدیوں پر ایک بار پھر پاکستان کی سرزمین گویا تنگ کردی گئی۔ ہزاروں لوگ گھروں سے بے گھر ہوکر اور اپنی تمام جمع پونجی خدا کے رستے میں لٹا کر ربوہ پہنچے۔ خوف اور بدامنی کے ان حالات میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے چہرے کی بشاشت اور لبوں کی مسکراہٹ میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ ہر آنے والے مصیبت زدہ احمدی کو گلے لگاتے اور مسکراتے ہوئے اس کی دلجوئی فرماتے۔ آپ سے مل کر جانے والا ہر دکھی اور غمزدہ احمدی اپنے تمام دکھ درد بھول جاتا اور احمدیت کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے اور قربان کرنے کا عزمِ نَو لے کر قصر خلافت سے باہر نکلتا۔

پھر اسی سال وہ دن بھی آئے جب امام ہمام کو اسلام آباد میں ملک کی قومی اسمبلی میں مسلسل گیارہ روز پیش ہوکر مخالف علماء کے تیز و تند اور بعض اوقات اخلاقیات سے گرے سوالوں کے جواب دینے اور ارکان اسمبلی تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا اور یوں ایک رنگ میں مخالفین احمدیت پر اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے اتمام حجت ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر قومی اسمبلی میں جرح کا یہ سلسلہ 5 اگست 1974ء کو شروع ہوکر 24 اگست تک جاری رہا۔ ایک اندازے کے مطابق یہ جرح مجموعی طور پر 52 گھنٹے سے زیادہ وقت جاری رہی۔ 24 اگست کو قومی اسمبلی کی کارروائی مکمل ہونے کے آخری روز رات 9 بجے جب سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا تو اٹارنی جنرل نے حضور سے کہا کہ سوال و جواب تو ختم ہوئے اب آپ بھی کچھ فرمائیں۔ تو اس پر خدا کے اس شیر نے قرآن پاک اپنے ہاتھ میں لہراتے ہوئے فرمایا ’’مَیں نے اس ایوان میں پہلے دو روز جماعت کا محضر نامہ پڑھا۔ بعد ازاں گیارہ دن تک مجھ پر انتہائی سخت قسم کے سوالات کئے گئے۔ یہ ایام شدید گرمی کے بھی تھے اور میرے لئے انتہائی مصروفیت کے بھی، مجھے معلوم نہیں کہ دن کب چڑھا ہے اور رات کب آئی ہے‘‘۔

(تاریخ احمدیت راولپنڈی صفحہ 283)

قومی اسمبلی نے آخرکار 7/ستمبر کو جماعت کے خلاف ایک یکطرفہ اور ظالمانہ فیصلہ سنایا مگر حضور نے اس پر کسی مخالفانہ ردعمل کا اظہار کرنے کی بجائے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں اور تضرعات کو شرف قبولیت بخشا۔ احباب جماعت کے صبر و استقلال کو قبول فرمایا اور جماعت حسب سابق اس امتحان سے کامیاب اور سرخرو ہوکر نکلی۔

حضور سے انہی مصیبت اور امتحان کے ایام میں اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا اور ارشاد ہوا وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْن کہ ہمارے مہمانوں کی فکر کرو۔ اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو۔ دشمن نے استہزاء کا جو منصوبہ بنایا ہے اس کی پرواہ نہ کرو ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

1974ء کے یہ فسادات بھی جماعت کے لئے ایک خدائی انعام ثابت ہوئے۔ چنانچہ حضور نے 1980ء کے دورہ غانا کے دوران ایک صحافی کے سوال پر 1974ء کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

’’یہ ایک مذہبی معاملہ تھا پہلے زمانوں میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ ہمارا بھروسہ تو خدا پر تھا اور ہے۔ اس وقت احمدیوں کو میری طرف سے ہدایت یہی تھی کہ ظلم کا جواب ظلم سے ہرگز نہ دو بلکہ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ۔ وہ جو ظالم تھے ان سے خدا نے خود بدلہ لے لیا اور اپنی پیشگوئیوں کو پورا کر دکھایا۔ اور جو مظلوم تھے اور جنہیں مالوں اور جانوں کے ضیاع کی شکل میں زبردست نقصان اٹھانا پڑا تھا خدا نے ان کے نقصان کی تلافی کی اور وہ پہلے سے بھی زیادہ مالدار ہوگئے‘‘۔

(تاریخ احمدیت راولپنڈی صفحہ 285)

خلافت ثالثہ کے بابرکت عہد میں جماعت پر آنے والا یہ ابتلا آیا اور گزر گیا۔ خوف کے ایام پلک جھپکتے گزر گئے اور اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے جماعت کے خوف کے دنوں کو پھر امن و سکون میں بدل دیا اور اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ نہ صرف یہ بلکہ جماعت ترقی کی نئی منازل تیزی سے طے کرتے ہوئے آگے بڑھی۔

خلافت رابعہ کا دور

جون 1982ء میں خلافت رابعہ کا بابرکت دور شروع ہوا تو معاندین اور مخالفین احمدیت نے ایک بار پھر خدا کی قائم کردہ اس جماعت کو مٹانے کی ٹھانی اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا حتیٰ کہ ایک فوجی ڈکٹیٹر نے اپنی پوری حکومتی مشینری بھی اس کام پر لگا دی۔ قومی اسمبلی کے 1974ء کے فیصلے کو بنیاد بنا کر احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ انہیں کلمہ پڑھنے، مساجد میں اذان دینے اور حتّٰی کہ جینے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا۔ ’’ایک مرد خدا‘‘ کے مصنف آئن ایڈم سن نے احمدیوں پر اس دور میں ڈھائے جانے والے مظالم کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔

’’جنرل ضیاء کے نافذ کردہ آرڈیننس نمبر 20 کے ذریعے احمدیوں کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ اس طرح اس نے مذہبی منافرت اور لاقانونیت کو ایک ناجائز اور جعلی قانونی جواز فراہم کر دیا اور مذہبی اختلافات کے شعلوں کو ہوا دے کر کچھ اس طرح بھڑکایا کہ مشتعل ہجوم لوٹ مار اور قتل و غارت کے نشے میں دھت گلی کوچوں میں نکل آئے۔ احمدیہ عبادت گاہوں کی بیحرمتی کی گئی اور انہیں توڑ پھوڑ کر رکھ دیا گیا۔ قبروں پر نصب کتبوں پر کندہ کلمات مثلاً (اللہ اس سے راضی ہو) علیہ السلام (اس پر سلامتی ہو) کو کھرچ کھرچ کر مٹا دیا۔ ان پر رنگ پھیر دیا ہتھوڑے مار مار کر کتبوں کو ہی توڑ ڈالا۔

جہاں کسی احمدی عمارت پر ’’مسجد‘‘ کا لفظ لکھا ہوا نظر آیا اسے کالک پھیر کر مٹا دیا گیا۔ قبرستان سے احمدیوں کی قبریں اکھاڑ دی گئیں اور نعشوں کو باہر پھینک دیا گیا کیونکہ احمدیوں کی نعشیں وہاں مدفون مسلمانوں کے آرام اور چین میں خلل انداز ہو رہی تھیں۔

حکومتی سطح پر تشدد اور ایذا رسانی کا بازار گرم تھا۔ البتہ اِکّا دُکّا واقعات ایسے بھی ہوئے جہاں پولیس اور وکلاء نے بے گناہ شہریوں پر ڈھائے جانے والے ان مظالم پر دل ہی دل میں شرمندگی محسوس کی۔ اس نئے فرمان کے تحت چار سال کے اندر ہزار سے زائد احمدیوں کو ’’بسم اللہ‘‘ یا ’’السلام علیکم‘‘ کہنے یا اسی قسم کے ’’جرائم‘‘ میں ملوث قرار دے کر گرفتار کر لیا گیا۔ چار احمدیوں کو پچیس پچیس سال کی قید بامشقت اور چار کو پھانسی کی سزا سنائی گئی‘‘۔

(’’ایک مرد خدا‘‘ صفحہ 358)

الغرض یہ ایام جماعت احمدیہ پاکستان کے افراد کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور صبر آزما تھے ان پر مظالم کا لامتناہی سلسلہ جاری تھا اور وہ سب کچھ صبر و رضا کے ساتھ برداشت کر رہے تھے مگر دشمن کے مکروہ عزائم کچھ اور تھے وہ خلافت کے اس نظام کو ہی ختم کرنے کے درپے تھا جو جماعت کے اتحاد اور شیرازہ بندی کی بنیاد ہے۔ چنانچہ ان انتہائی خطرناک اور خوفناک حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو الٰہی منشاء کے تحت پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی اور حضور خدا تعالیٰ کی مکمل حفاظت میں دشمن کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہوئے بخیریت لندن پہنچ گئے۔

اس صبر آزما اور دلوں کو زخمی و رنجیدہ کرنے والے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کے نام جو درد انگیز پیغام بھیجا اس کا ایک ایک لفظ جہاں ایک طرف خون کے آنسو رلانے والا تھا وہاں یہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور احمدیت کی فتح اور غلبہ پر کامل ایمان کی بھی عکاسی کرتا ہے چنانچہ حضور نے فرمایا:

’’بسم اللہ الرحمان الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
میرے پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہر چند کہ یہ جدائی عارضی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد سفر کے کامیاب اختتام پر پھر ملیں گے لیکن جن حالات میں ربوہ اور پاکستان کی دوسری جماعتوں کو نمازوں میں روتے اور بلکتے ہوئے اور مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں اس کی یاد نے دل پر غم کا ایسا گہرا سایہ ڈال رکھا ہے کہ روح کی گہرائیوں تک یہ غم اتر چکا ہے اور وجود کے ذرے ذرے میں اس کی تپش محسوس کرتا ہوں۔

خدا کی راہ میں دکھ اٹھانا ہمارا مقدر ہے۔ ہم نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مکانوں کو جلتے ہوئے اور عمر بھر کے اثاثوں کو لٹتے ہوئے دیکھا۔ محض اس جرم کی سزا میں کہ خدا کی طرف سے آنے والے ایک منادی کی آواز پر ہم ایمان لے آئے بار ہا ہمارے بوڑھوں اور ہمارے بچوں اور ہمارے جوانوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا لیکن ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور مقتول اپنی سوکھی ہوئی زبانوں سے قاتلوں کو دعائیں دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ بلاشبہ وہ حیات ابدی کا جام پی کر زندہ ہوئے اور آج بھی زندہ ہیں لیکن بے بصیرت آنکھیں اس کا شعور نہیں رکھتیں۔ ہاں مگر ان کے وہ غم بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے اور احمدیوں کے سینوں میں چراغوں کی طرح جل رہے ہیں۔ ہم ان چراغوں سے روشنی پاتے ہیں اور ہمیں ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں مگر ہمارے صبر کے دامن کو یہ جلا نہیں سکے۔

خدا جانے کس نام پر کس کی رضا کی خاطر غریب کھوکھے والوں کے کھوکھوں کو نذر آتش کرایا گیا اور تماش بین اپنی فتح و ظفر کا یہ نظارہ دیکھ کر تالیاں بجاتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ وہ جو صبح سے شام تک کبھی تو سخت سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں تہہ بازاری کے ذریعہ یا ریڑھیاں لگا کر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی معیشت کا غریبانہ سامان کیا کرتے تھے بسا اوقات اس حال میں گھر لوٹے کہ ان کے سودے لٹ چکے تھے اور ان کی معیشت کی بساط لپیٹ دی گئی تھی اور ان کی ریڑھیوں کے ٹکڑے ہر طرف بازاروں میں بکھرے پڑے تھے۔ وہ کون اور کس کا خدا تھا جو ان نظاروں کو دیکھ کر بہت مطمئن اور بہت خوش تھا گویا اس نے تخلیق آدم کا مقصد پا لیا۔ وہ کس خدا کا عرش تھا جو ان کیف آور نظاروں سے جھوم اٹھا ہوگا۔ میں نہیں جانتا میں کسی ایسے خدا کو نہیں جانتا۔ ہاں مگر مَیں یہ جانتا ہوں اور خدائے عزّ وجل کی عزت و جلال کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا نہیں تھا۔

یہ سب کچھ ہوا اور ہوتا آیا ہے لیکن کوئی آگ غریب کھوکھے والوں کے ایمان کو جلا نہیں سکی اور کوئی ٹھوکر اور کوئی ضرب ریڑھے والوں کے دین کے ٹکڑے نہ کر سکی۔ تہی دست بنانے والے عاجز آ گئے اور کسی کو تہی از ایمان نہ کر سکے۔

دنیا جن سے ناراض تھی ان سے خدا راضی ہوا۔ اہل دنیا نے جن کو بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلّاش بنا کر چھوڑ دیا تھا خدا نے انہیں نہیں چھوڑا اور بے بس اور بے کس اور مفلس اور قلاش نہیں رہنے دیا۔ پہلے سے بڑھ کر رزق کی راہیں ان پر کشادہ کی گئیں خدا ان سے اور وہ خدا سے بہت راضی ہوئے۔

لیکن ان کے ایمان کا معجزہ یہ نہیں کہ جب خدا نے پہلے سے بہت بڑھ کر ان کو عطا کیا تب وہ خدا سے راضی ہوئے بلکہ ان کے ایمان کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب ان کی تجارتوں کو تباہ کیا جا رہا تھا۔ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب وہ اپنے اثاثوں کو جلتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے لٹے اور اجڑے ہوئے گھروں میں خدا سے راضی تھے اور ان ہولناک دنوں اور دردناک راتوں میں بھی خدا سے راضی تھے اور رراضی رہے جب بھوک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو بہت ڈراتی اور ستاتی اور تڑپاتی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے چہروں سے ان گھروں میں سے نکلتے اور ظلم کی گلیوں میں سر اٹھا کر چلتے رہے۔

ہر چند کہ بازاروں اور گلیوں میں چلنے والوں پر آوازے کسے گئے اور انہیں کافر و مُلحد و دجال کہا گیا۔ ہر اسلام دشمن طاقت کا ایجنٹ بتایا گیا۔ کبھی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا کہلائے تو کبھی یہود اور امریکہ کا آلہ کار اور اسی سانس میں ستم ظریفوں نے خدا کی قسمیں کھا کر یہ بھی اعلان کیا کہ سرخ روس کے مقرر کردہ تخریب کار بھی تو یہی ہیں۔

یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمل کے ساتھ ہم برداشت کرتے رہے اور ظلم کی کوئی تحریک ہماری مسکراہٹوں کو ہم سے چھین نہ سکی۔ مگر اب؟ اب میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔

اب جبکہ خدا کا نام بلند کرنے سے ہمیں جبراً روک دیا گیا اور محمد مصطفیٰ کی صداقت کی گواہی کا اعلان کرنے سے ہمیں باز رہنے کا حکم دیا گیا۔ اب جبکہ خدا کے وہ گھر جہاں سے پانچ وقت ایمان اور خلوص میں ڈوبی ہوئی پُرسوز و گداز (ندا) کی آوازیں بلند ہوا کرتی تھیں خاموش ہیں تو یہ وہ صدمہ ہے جو ہماری برداشت سے باہر ہوا جاتا ہے اور سینوں میں غم کی ایک آگ سی بھڑک اٹھی ہے جسے کُونِی بَرداً وَسَلاَماً کی آسمانی آواز کے سوا اب کوئی طاقت بجھا نہیں سکتی۔ نصرت الٰہی کی تقدیر کے سوا اب یہ آگ نہ بجھ سکتی ہے نہ ہم اسے بجھنے دیں گے۔ اب تو اس کے شعلے آسمان سے باتیں کریں گے اور آسمان سے ہی وہ فضل کا پانی اترے گا جو اسے ٹھنڈا کرے گا۔

زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی امید نہیں۔ ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اٹھتی ہیں اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ وزاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ یہ شور تو اب دبنے کا نہیں بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ سجدہ گاہوں میں بہنے والے ہمارے آنسو تو اب رکنے کے نہیں اب تو انہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے۔ ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمت باری کے قدموں پر جھکی ہی رہیں گی اور ان سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے۔

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم وہ دن دور نہیں کہ جب رحمت باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے گی اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی محبت کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی اور اس کی الفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی، دکھتی ہوئی روحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سلجھائے گی اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی کہ اے میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر تم بہت روئے اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کر لو دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا۔ دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں۔

میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اداس ہو گئے اور مسکراہٹیں لٹ گئیں لیکن ذرا نگاہیں تو اٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا اور تمہیں مسکرانا ہوگا۔ میری خاطر میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر!

غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آ گیا۔ اٹھو اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا اور ہر دکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا۔ ایسا ہوگا اور ضرور ایسا ہوگا۔ میرا ایمان غیر متزلزل ہے اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں۔

میرے بھائیو! میرے دل و جان سے زیادہ پیارے بھائیو جو میرے ساتھ اخوت کی ایک اٹوٹ آسمانی لڑی میں پروئے گئے ہو میں جانتا ہوں کہ تم بھی تقویت ایمان اور ثبات قدم کے لئے ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے ہو۔ یقین رکھو کہ ایسا ہی ہوگا مگر ابھی آزمائش کے چند دن باقی ہیں اس لئے راتوں کو اٹھ کر بہت رویا کرو۔ مَیں بھی تمہارے ساتھ روتا رہوں گا۔ اپنی صبحوں کو بھی آنسوؤں سے بھگوئے رکھو اور شاموں کو بھی اور اپنے رب سے یہ عرض کرتے رہو کہ ۔

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی ، حرص و ہوا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی طرف سے مجھے کوئی دکھ نہ دکھائے۔ وہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ کے لئے میری برداشت کا آبگینہ بہت نازک ہے۔

والسلام۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد

1984ء 1363 ہش 4-5"

حضور کی وطن سے یہ ہجرت بظاہر جماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ تھی مگر بعد کے حالات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ "داغ ہجرت" ایک بار پھر جماعت کی ترقی اور شاندار فتوحات کا باعث بنا۔ مخالفین اور معاندین کی طرف سے جماعت پر مسلط کئے جانے والے خوف کے ایام رفتہ رفتہ امن میں بدلتے گئے اور خلافت رابعہ کا دور پوری دنیا میں احمدیت کا پیغام پہنچانے اور کروڑوں سعید روحوں کی جماعت میں شمولیت اور ہر شعبہ زندگی میں جماعت کی ترقی کے نئے نئے ریکارڈ قائم ہونے پر منتج ہوا۔ اسی دوران اس آمر کا جس نے خلافت کے نظام کو ہی ختم کرنے اور احمدیوں کا "صفایا" کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا جو عبرتناک انجام ہوا وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے ایک "قہری نشان" کے طور پر قائم و دائم رہے گا۔

خلافت رابعہ کے 21 سالہ دور کا ہر دن آیت استخلاف میں مومنین و صالحین سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدوں کی تکمیل کا دن ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر آنے والے ہر ابتلا میں جماعت کو سرخرو فرمایا۔ ہر خوف کو امن میں بدل دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہر فتنے کو کچلا۔ ہر امتحان اور ابتلا میں جماعت کو اپنے پروں کے سائے میں محفوظ اور مامون کیا۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ استحکام خلافت اور جماعت کی عالمی وحدت کو مضبوط اور مستحکم کرنا ہے۔ آپ نے جماعت کو مٹانے کی عالمی سازشوں اور مکروہ منصوبوں کو اپنی خداداد فراست اور بصیرت و بصارت کے ساتھ ناکام بنا دیا اور ہر خوف کا مردانہ وار مقابلہ کر کے جماعت کے لئے امن و سکون کے سامان پیدا فرمائے۔

خلافت خامسہ کا بابرکت دور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا انتقال پُرملال جماعت کے لئے بہت بڑا امتحان اور صدمہ عظیم تھا لیکن حضور نے چونکہ اپنی پوری زندگی خلافت کے استحکام کے لئے وقف کئے رکھی اور اس امانت کو آپ نے پوری دیانت اور امانت کا حق ادا کرتے ہوئے خلافت خامسہ کے حوالے کیا اس لئے آپ کے وصال کے بعد پیدا ہونے والے خوف کے ایام بھی دیکھتے دیکھتے امن میں بدل گئے اور صدمہ سے چُور اور غم سے نڈھال مخلصین کو خلافت کی برکت سے ڈھارس ملی۔ ان کے غم و اندوہ جاتے رہے اور جماعت بنیان مرصوص کی طرح ایک بار پھر خلافت کی گرویدہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیادت میں متحد و یکجان ہے۔ خلافت خامسہ کے قیام سے آیت استخلاف کے مطابق جماعت کے سارے خوف، خدشات اور وسوسے جاتے رہے اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی طرح اپنے امام کی دل و جان سے فدائی اور خلافت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اعتذار و تصحیح

گزشتہ شمارہ میں صفحہ اول پر غلطی سے ایک جگہ شمارہ کی تاریخ 6/جون کی بجائے 6/جولائی شائع ہوگئی ہے۔ اس سہو پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (مدیر)

مبارک صدی، صد مبارک خلافت

صداقت ، محبت ، اطاعت خلافت
نبوت خلافت ، نیابت خلافت
یہ اللہ کی سنت ہے قائم ازل سے
کہ بعد از نبوت ہو قائم خلافت
نبوت کی منہاج پر ہے جو قائم
خدا نے ہے بخشی ہمیں وہ خلافت
یہ مومن کی تسکیں کا ساماں ہے لائی
خزاں کو بہاروں سے بدلے خلافت
خدا کی زمیں پر ہے یہ بادشاہت
دلوں کو خدا سے ملائے خلافت
ہے اللہ کی مضبوط رسّی یہ ایسی
کہ ملّت کو واحد بنائے خلافت
نگینے ہوں گویا جڑے اک لڑی میں
یوں افراد باہم ملائے خلافت
سب اس کی اطاعت کریں جان و دل سے
جو اُمّت چمن ، باغباں ہے خلافت
صدا پر صدا دے رہا ہے زمانہ
تقاضائے اُمّت خلافت ، خلافت
ترا شکر صد شکر ہے میرے مولا
ہمیں تُو نے بخشی یہ دولت خلافت
ہے سو سال سے تیری نعمت یہ جاری
مبارک صدی، صد مبارک خلافت

(امۃ الکریم ملک۔ اسلام آباد)

خطبہ جمعہ

انشاءاللہ اُمّت محمدیہ بھی تمام کی تمام یا اکثریت اس مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ قرائن بتا رہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے۔

اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔

(لفظ جبّار کے معانی کے لحاظ سے اصلاح نفس اور اصلاح اُمّت کے لئے قرآن مجید اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 23رمئی 2008ء بمطابق 23ہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے لفظ جبّار کے حوالے سے اس لفظ کی وضاحت خدا تعالیٰ کی ذات کے تعلق میں اور بندے کے تعلق میں کی تھی کہ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو، اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس کا مطلب اصلاح کرنے والا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا بھی اِسی وجہ سے سکھائی ہے جو ہر مسلمان نماز پڑھتے ہوئے دو سجدوں کے درمیان پڑھتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دو سجدوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے کہ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ کہ اے میرے رب مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ وَاجْبُرْنِي اور میرے بگڑے کام سنوار دے۔ اور مجھے رزق عطا فرما۔ اور میرے درجات بلند فرما۔

(سنن ابن ماجہ ۔کتاب الصلوٰۃ باب مایقول بین السجدتین حدیث نمبر 898)

یعنی وَاجْبُرْنِي کے حوالے سے میرے روحانی، جسمانی، مادی، جتنے بھی معاملات ہیں ان کی اصلاح فرما اور میرے سب کام اس حوالے سے سنوارتا چلا جا۔ یہ دعا یقیناً اس لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں سکھائی تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھیک خدا تعالیٰ سے مانگیں اور اُس حالت سے بچنے کی کوشش کریں جب یہ خدا کو بھولنے والے انسان کو اس لفظ کے ان معانی کا حامل بنا دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان حد سے زیادہ بڑھنے والا، سختی کرنے والا، باغی اور سرکش ہو جاتا ہے۔ اور خاص طور پر نبیوں کی مخالفت کرنے والے اس زمرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اس وقت مَیں اصلاح کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات اور اقتباسات پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ ’’تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس کا ترجمہ فرمایا ہے ’’توبہ کرو اور فسق و فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

(تذکرہ صفحہ 63 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یہ الہام 1883ء کا ہے۔ یعنی جب آپؑ نے پہلی بیعت لی ہے اس سے تقریباً چھ سال پہلے کا۔ اس میں زمانے کی حالت کا نقشہ بیان ہوتا ہے کہ اپنی اصلاح کے لئے خدا کی طرف توجہ کرو۔ اُس زمانے میں بھی جو دین کے ہمدرد تھے وہ اس بات سے فکرمند تھے کہ اسلام کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ تو اس جری اللہ کے ذریعہ سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجنا تھا یہ پیغام دیا کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ چکی ہے۔ جس مصلح کی پیشگوئی تھی جس مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ دعویٰ کرنے والا ہے اس کے آنے پر کفر نہ کرنا۔ آج بھی مسلمان فکرمندی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہو۔ آج مسلمانوں کی حالت اور زلزلوں اور آسمانی آفات پر صرف جو فکر ہے وہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، اگر عملی حالتیں نہ بدلیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی کہ ’’اَلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُوْلٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ‘‘ ۔ ’’جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کر لیں گے تب میں بھی ان کی طرف رجوع کروں گا اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 150-151 ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ مخالفین احمدیت کے لئے بھی قابل غور ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور جماعت کی ترقی اب ان مخالفین کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور اب اس مخالفت سے باز آتے ہوئے اس مسیح و مہدی کے ہاتھ مضبوط کرنے کی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے ہر فرد کو توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحم کی چادر میں آتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امت محمدیہ کی حالت کی ایسی فکر تھی کہ ہر وقت اس راہ میں لگے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے نام کی عزت و حرمت قائم کرنا آپؑ کی زندگی کا مقصد تھا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک یہ دعا بھی الہاماً آپؑ کو سکھائی رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ کہ اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔ (تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم ۔ مطبوعہ ربوہ)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ جو آپؑ سے کیا، یہ دعا جو آپؑ کو سکھائی وہ اس لئے سکھائی کہ اس کی قبولیت ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم مایوس نہیں کہ امت محمدیہ بھی تمام کی تمام یا اکثریت اس مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ قرائن بتا رہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہونے والا ہے۔ لیکن وہ علماء اور راہنما جو عوام الناس کی غلط راہنمائی کر رہے ہیں اُن کو فکر کرنی چاہئے کہ اگر وہ لوگ اپنی اصلاح نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ سکتے ہیں۔ ایک طرف تو خود کہتے ہیں کہ زمانہ مسیح کی آمد کا منتظر ہے بلکہ بے چین ہے۔ لیکن جس کا دعویٰ ہے اسے نہ صرف خود قبول نہیں کر رہے بلکہ دوسروں کی غلط راہنمائی کر رہے ہیں، ان کو بھی ورغلاتے اور ڈراتے ہیں۔

پاکستان کے ایک بہت بڑے عالم جو جماعت کی مخالفت میں بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار

احمدؐ اُن کا نام ہے وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

''اصل اور محکم اساس گزشتہ چار سو سال کی تاریخ پر قائم ہے جو گواہی دیتی ہے کہ پچھلی چار صدیوں کے دوران میں تجدید دین کا سارا کام برعظیم پاک و ہند میں ہوا اور اس عرصے میں تمام مجددین اعظم اس خطہ میں پیدا ہوئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشیت ایزدی اور حکمت خداوندی کا کوئی طویل المیعاد منصوبہ اس خطہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ (مضمون ''پاکستان کا مستقبل'' مطبوعہ نوائے وقت 16-07-1993)

انہوں نے بات کھل کر تو نہیں کی لیکن اس بیان سے صاف واضح ہے کہ ان کے نزدیک بھی خاتم الخلفاء اور مسیح موعود اس خطّہ میں آنے کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت جب ایک دعویٰ کرنے والے نے دعویٰ کر دیا ہے۔ آسمانی اور زمینی نشانات اس کی تائید میں کھڑے ہیں تو پھر آنکھیں بند کرکے اس کی مخالفت پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ اصل میں دنیاداری نے ان لوگوں کی آنکھوں پر پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے پڑھ لکھ کر گنوایا ہے۔ بظاہر عالم ہیں لیکن خدائی اشاروں کو نہیں سمجھتے بلکہ دیکھنے کے باوجود انکار کرتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے یہ لوگ پردے اٹھانا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (البقرۃ:19) کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بظاہر علم کی روشنی دی ہے لیکن اس علم نے ان کو روشنی کا مینار بنانے کی بجائے مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ سے بدترین مخلوق بنا دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اس زمانے کے بعض علماء کے بارہ میں حدیث بھی ہے۔ پس اگر ان کے دل صاف ہیں، اگر واقعی امت مسلمہ کا درد رکھتے ہیں تو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی اصلاح اور راہنمائی کی دعا مانگیں۔ ورنہ یہ خود بھی یونہی بھٹکتے رہیں گے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی بھٹکاتے رہیں گے اور کوئی مسیح ان کی مسیحائی کے لئے نہیں آئے گا۔ اِن کو ان پریشانیوں سے نجات دلانے کے لئے نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ قوم کی بھی اصلاح کرے اور یہ سچے اور جھوٹے کا فرق پہچان سکیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نظر آ رہی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا اور آپؑ کو فتح و کامیابی کی خوشخبری دی تھی اور بے شمار دفعہ دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک خواب اور الہام کا ذکر کرتے ہوئے (یہ 1893ء کا ہے) فرماتے ہیں:۔

''مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے اَصْلَحَ اللّٰہُ اَمْرِیْ کُلَّہ''۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی خدا تعالیٰ میرے تمام کام درست کر دے۔ (تذکرہ صفحہ 202۔ایڈیشن چہارم۔مطبوعہ ربوہ)

کیا آپؑ کا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح وظفر کی نوید سنائی ہے اور آپؑ کی وفات کے 100 سال کے بعد تک بھی اللہ تعالیٰ کا آپؑ کی جماعت کے ساتھ یہ سلوک کہ ترقی کی طرف جو منزلیں طے ہو رہی ہیں، اس بات کا کافی ثبوت نہیں ہے؟ یہ کافی دلیل نہیں ہے؟ کہ آپؑ ہی اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ اللہ دُنیا کی آنکھیں کھولے اور وہ کسی تباہی کو آواز دینے کی بجائے جلد قبول کرنے والوں میں شامل ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: یہ الہام کہ اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمّہ اُن الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اُس مخالفت کا انجام بتلایا ہے۔ وہ الہام ہے۔ خَرُّوْا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ آثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُاللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

آپؑ خود لکھتے ہیں کہ: ''یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ اور مجھے مخاطب کرکے کہیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے مخاطب کرکے کہیں گے) کہ بخدا! خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا جواب یہ ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہوسکتی تھی۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے۔

(تذکرہ صفحہ 605۔ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

ہم تو یہی دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی کو بھی سخت نشان دکھانے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی عقل عطا فرمائے۔ آپؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ حق کو قبول کرنے والے بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراھیم:15) اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ سنت اللہ ہے کہ مامور من اللہ ستائے جاتے ہیں، دکھ دیئے جاتے ہیں۔ مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کی مکّی زندگی مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے''۔ یعنی لمبی ہے۔ ''چنانچہ مکّہ میں تیرہ برس گزرے اور مدینہ میں دس برس۔ جیسا کہ اس آیت سے پایا جاتا ہے ہر نبی اور مامور من اللہ کے ساتھ یہی حال ہوا ہے کہ اوائل میں دکھ دیا گیا ہے۔ مکّار، فریبی، دکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے''۔ یہی کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا گیا اور کہا جاتا ہے۔ ''کوئی برا نام نہیں ہوتا جو ان کا نہیں رکھا جاتا۔ وہ نبی اور مامور ہر ایک بات کی برداشت کرتے اور ہر دکھ کو سہہ لیتے ہیں۔ لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری قوت ظہور پکڑتی ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا دکھ دیا گیا ہے اور ہر قسم کا برا نام آپؐ کا رکھا گیا ہے۔ آخر آپؐ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہا تک پہنچی جیسا اِسْتَفْتَحُوْا سے پایا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراھیم:15) تمام شریروں اور شرارتوں کے منصوبے کرنے والوں کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ توجہ مخالفوں کی شرارتوں کے انتہاء پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اوّل ہی ہو تو پھر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مکّہ کی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرنا اور چلاّنا تھا جو اس حالت تک پہنچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کرکے معافی مانگنی پڑی۔

(ملفوظات جلد 1صفحہ424۔جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر بھی رحم کرے جس کی اکثریت اپنی اس تاریخ کو دیکھتے ہوئے، اپنے ان واقعات کو دیکھتے ہوئے مظلوم بننے کی بجائے ظالم بنتے ہوئے ظلم کے قریب جا رہی ہے اور امام وقت کو بھی نہیں پہچانتی۔ یہ مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے دی ہے کہ اس زمانے میں بھی یہی حال ہو رہا ہے۔ مسلمان مسیح و مہدی کو نہیں مان رہے۔ غیر مسلم آنحضرت ﷺ کے متعلق جس طرح کر رہے ہیں یہ ساری چیزیں اگر اصلاح نہ ہو تو ہر مذہب اور ہر قوم کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نہایت خیرخواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے، مگر مَیں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے............''۔ یہ جو آجکل اصلاح کرنے والے بنے ہوئے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے۔

''............دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہوگیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیرخواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانے کے رِشی اور اَوتار جنگلوں اور بَنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آجکل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کرلیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قُرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے............''۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

فرماتے ہیں کہ:''.........میری نصیحت پر عمل کرو جو شخص خود زہر کھا چکا ہے وہ دوسروں کی زہر کا کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے تو خود بھی مرے گا اور دوسروں کو بھی ہلاک کرے گا کیونکہ زہر اس میں اثر کر چکا ہے۔ اور اس کے خواص چونکہ قائم نہیں رہے اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 162-163۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کردے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے (یعنی کچھ بھی نہ سمجھے)۔ اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرحِ صدر حاصل ہو جاوے''۔ (دل کی تسلی ہو جاوے) ''تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشیٔ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

آجکل کے جو علماء ہیں ان کا یہی حال ہے۔ پس اپنی اصلاح کے لئے وہی طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے گئے ہیں اور عاجزی اور انکساری کو اختیار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ اگر اپنے زور بازو پر بھروسہ ہے اور اپنے علم کو ہی سب کچھ سمجھا جائے تو ایسے شخص پھر جابر اور سرکش تو کہلا سکتے ہیں، اصلاح یافتہ یا اللہ تعالیٰ کی صفت سے فیض نہیں پا سکتے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

''اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔ جب تک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھ اس کا علاج معلوم نہ ہو لے کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی۔ اسلام کی جو حالت نازک ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اس کی مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گزرا اپنے مفاد کو مدنظر رکھ کر شروع کر دیا۔ مگر یقیناً یاد رکھو کہ اس مرض اور علاج سے یہ لوگ محض ناواقف ہیں۔ اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہوں''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 133-134 مطبوعہ لندن)

آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہوں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔

''خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔'' دلوں کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے دلوں کو پیدا کیا ہے۔ ''نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ (یعنی کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا) کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ (فارسی کا ایک مصرعہ لکھا ہے کہ) ''خدارا بخدا تواں شناخت'' کہ خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پہچانا جا سکتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

''اور یہ ذریعہ بغیر امام کے نہیں مل سکتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَةَ الْجَاھِلِیَّةِ۔ یعنی جس نے زمانے کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا۔

(الحکم جلد 9 نمبر 18 صفحہ 10 مورخہ 24/ مئی 1905ء)

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اس امام کو ماننے کی توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انذار سے یہ لوگ بچ سکیں۔ بہت سے غیر از جماعت لوگ ہیں جو خطبہ سنتے ہیں اور اس کے بعد لکھتے بھی ہیں۔ بعض متأثر ہوتے ہیں لیکن خوف کی وجہ سے قبول نہیں کر سکتے۔ کئی ایسے ہیں جن کو ہمارے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بہت سے پروگرام سننے کی وجہ سے قبولیت کا اللہ تعالیٰ موقع بھی دے رہا ہے، فضل فرما رہا ہے۔ تو ان کو دنیا کے خوف کی بجائے اب زمانے کی آواز کو دیکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پکار کو سننا چاہئے جو مسیح و مہدی کے ذریعہ سے ان تک پہنچ رہی ہے۔ ہمیں بھی جو اس زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقت میں اپنی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق دے۔ عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس نور سے فیض پانے والے ہوں جو ہمارے دلوں کو ہمیشہ روشن رکھے۔

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28/ مئی 2008ء بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے یہ پہلے نکاح ہیں جن کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

(1) پہلے حضور انور نے عزیزہ قانتہ نرگس قمر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب قمر (اسلام آباد۔ یوکے) کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزم خالد کرامت ابن مکرم چوہدری حمید احمد کرامت صاحب (لندن) کے ساتھ مبلغ سات ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(2) اس کے بعد حضور انور نے عزیزہ ھبۃ الحیٔ صاحبہ بنت مکرم محمد سرور صاحب (مانچسٹر) کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزم عطاء القادر طارق ابن مکرم عبدالمجید عامر صاحب (اسلام آباد۔ یوکے) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

ہر دو نکاحوں کے ایجاب و قبول کے بعد حضور انور نے فرمایا:

''دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر دو رشتوں کو بابرکت فرمائے۔ پہلا اور دوسرا دونوں رشتے ایسے ہیں۔ نصیر قمر صاحب کی بیٹی ہے جو واقف زندگی ہیں۔ اور اسی طرح جو دوسرا نکاح ہے اس میں عبدالمجید عامر صاحب کے بیٹے ہیں۔ وہ بھی واقف زندگی ہیں، عربک ڈیسک میں کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں بھی آئندہ نیک، صالح، خادم دین اولاد پیدا کرتا چلا جائے۔ ان لوگوں کو بھی توفیق دے کہ یہ حقیقی رنگ میں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے بنیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس پر عمل کروانے والے بنائیں۔ دعا کرلیں''۔ اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تاکیدی ارشاد

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ اپریل 2005ء)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

والے ناشکر گزار لوگوں سے مَیں جہنم کو بھر دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ایک مومن کے لئے یہ دنیا ایسی ہے جس میں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کی ضرورت ہے اور ایمان کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے بغیر ممکن نہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ عباد الرحمٰن بنے۔ اس رحمٰن خدا کے آگے جھکنے والا بنے جس نے بے شمار انعامات سے ہمیں نوازا ہے۔ ان انعامات میں سے آج دیکھ رہے ہیں یہ خوبصورت مسجد بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اس مسجد کا مقصد اور ہر مسجد کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اس میں جمع ہوں۔ پس شکر گزاری کا ایک بہت بڑا طریق یہ ہے کہ اس مسجد کو ہمیشہ آباد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے۔ جماعت کی ہر مسجد ہمیں آباد نظر آنی چاہئے اور مسجد کی آبادی کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں نے کہا مسجد کی آبادی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پانچ وقت مسجد میں آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے مسجد حاضر ہونا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ مسجد میں آکر نماز پڑھنے کا ثواب 27 گنا زیادہ ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسجد بنانے کا حق تبھی ادا ہوگا جب مسجد میں اس نیت سے آیا جائے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کے لئے جمع ہونا ہے تو پھر ہی حقیقی ثواب ہوگا۔ پھر ایک مومن اپنی پیدائش کا حق ادا کرنے والا کہلائے گا۔ اس مقصد کو پورا کرنے والا کہلائے گا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ مَیں نے جن اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس چاہے کوئی بڑے عہدے والا آدمی ہو، بڑے جاہ جلال والا ہو۔ امیر ہو یا غرب آدمی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی پیدائش کا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کریں اور یہ مساجد اسی لئے ہیں کہ تا تمام امیر و غریب ایک جگہ جمع ہوں۔ اور تمام دنیاوی کاموں کو ایک طرف رکھ کر خدا کی عبادت کے لئے مصروف ہو جائیں تا کہ ایک جان ہو کر، ایک جماعت بن کر خدا کے آگے جھکیں اور اس کا فضل تلاش کریں اور جب اس طرح ایک جان ہو کر خدا کی عبادت کی جائے تا کہ اللہ کے فضلوں کی بارش ہو تو پھر خدا تعالیٰ ثواب 27 گنا بڑھا دیتا ہے۔ اگر دل میں یہ ہو کہ مَیں نے فلاں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے یا فلاں نے ابھی بیعت کی ہے اور اس کے ساتھ کھڑے نہیں ہونا تو باوجود اس کے کہ مسجد میں عبادت کے لئے آئے ہیں، ثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب 27 گنا ہے وہاں یہ بات بھی آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کہ ہر شخص کا ثواب اس کی نیت پر ہے۔ اگر نیت نیک نہ ہو تو باوجود نیک عمل کے خدا تعالیٰ ثواب روک بھی دیتا ہے۔ پس ہر فعل کا ثواب اس صورت میں ہے جب نیتیں نیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ یہ ہلاکت اس لئے کہ نماز کے اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ طبیعتوں پر بوجھ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات نہیں ہوتے۔ دنیاداری کے خیالات دماغ میں اٹکے رہتے ہیں۔ پس نمازوں سے فیض پانے کے لئے اپنے خیالات کو پاک کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پہ واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ نماز وہی اچھی ہے جس میں مزا آتا ہے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے، نماز ہر مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی نمازیں ہیں جو ہمیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی نمازیں پڑھنے کی نیت سے ہمیں مسجد میں آنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری ذاتی ترقی بھی اور جماعتی ترقی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ سوچ ہوگی اور جب ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد میں آرہا ہوگا تو دل میں اگر کوئی برا خیال بھی ہے تو وہ اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا اور ان نمازوں اور عبادتوں کی برکت سے مسجد سے باہر بھی نیک خیال رکھنے والی باتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی۔

پس یہ مسجدیں بنانے کا فائدہ تبھی ہے جب اس نیت سے مسجد بنائی جائے اور اس نیت سے مسجد میں عبادت کے لئے جایا جائے کہ ہم نے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر پاک صاف رکھنا ہے۔ ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں۔ کئی مسجدیں ہیں جن میں خطبوں میں خطیب ایک دوسرے پر گالیوں کے سوا اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ اور جماعت کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پھر مسجدوں کے اندر بعض دفعہ خود اپنے اندر سے ہی دو گروہ لڑ پڑتے ہیں اور اس حد تک آگے نکل جاتے ہیں کہ حکومت کو دخل اندازی کر کے مسجدوں کو تالے لگانے پڑتے ہیں۔ تو کیا ایسی مسجدیں ثواب کا ذریعہ بن رہی ہیں؟ ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مسجد بنانا اور اس کو خوبصورت بنانا کوئی ایسی بات نہیں جس پر بہت زیادہ خوش ہوا جائے۔ اگر حقیقی خوشی حاصل کرنی ہے تو اس صورت میں ممکن ہے جب خوبصورت دل رکھنے والے اور نیک نیت، پیار اور محبت پھیلانے والے اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نمازی پیدا کئے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا سے ملانا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے فائدہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے کل جلسے پر بھی بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو وہی پیارا ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔ اور تقویٰ میں ترقی کے لئے اس نے ہمیں جو راستے سکھائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسی طرح اس کے دوسرے حقوق کی ادائیگی بھی ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے زمانہ کے امام کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ دنیا جب آپس میں فساد میں مبتلا ہے اور ہمیں ایک لڑی میں، جماعت میں پرویا ہوا ہے۔ پس اس احسان کا شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار اور محبت اور بھائی چارے کو پہلے سے بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو ایک دوسرے کے لئے بالکل پاک صاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ نئے بیعت کرنے والے، نو مبائعین کو اپنے اندر پیار و محبت سے جذب کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں نہیں کر رہے تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی۔ پس ہر ایک احمدی کو اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس کا اوڑھنا، بچھونا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھا۔ ہم بھی اُس وقت حقیقی مومن کہلائیں گے یا کہلانے والے بن سکیں گے جب ہم اس اُسوہ کو اپنائیں گے۔ جب ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا اور جب یہ ہوگا تو ہماری عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور ہمارے دوسرے اعمال بھی قبول ہوں گے۔ ہمارے اندر بھی پُر امن فضا رہے گی اور ہم دوسروں کو بھی حقیقی امن اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے والے بن سکیں گے۔ ہماری تبلیغ کے نتائج بھی کامیاب ہوں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ مسجد ہر لحاظ سے یہاں جماعت کے لئے بابرکت کرے اور ہمیں اس کے بہترین ثمرات سے نوازے۔

حضور نے فرمایا: اب مَیں ایک انتظامی بات بھی یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں جو ذیلی تنظیموں سے متعلق ہے۔ یعنی انصار، خدام اور لجنہ۔ ان ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ انصار اللہ نہ لجنہ اماء اللہ، نہ خدام الاحمدیہ کے معاملات میں دخل دے سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی پروگراموں اور جماعتی معاملات میں۔ اسی طرح خدام اور لجنہ صرف اپنے دائرہ کار میں محدود ہیں اور جماعتی نظام ان تمام تنظیموں سے بالا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تا کہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو۔ دوسرے یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیم کا ہر ممبر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذاتی اناؤں سے بچائے، خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول آپ کا مقصد ہو۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ دو بجے ختم ہوا۔ اس خطبہ کا رواں ترجمہ فرنچ زبان میں عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ اور یوروبا زبان میں ترجمہ Achede Sabero صاحب نے کیا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے دو مقامی نکاحوں کا اعلان کیا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

احمدیہ مشن ہاؤس پورتونووو کا سنگ بنیاد

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’مسجد المہدی‘ کے بیرونی احاطہ میں احمدیہ مشن ہاؤس پورتونووو کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں بینن کے علاوہ ٹوگو (Togo) اور ساؤتومے (Sao Tome) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملک ساؤتومے (Sao Tome) سے آنے والے وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں مبلغ ساؤتومے انوار الحق صاحب کے ساتھ مکرم Quarczma Vaz Bandeira اور Randheer Singh صاحب شامل تھے۔ موصوف Quarczma صاحب نیوی میں کیپٹن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس وقت نیشنل شپنگ بیورو کے ڈائریکٹر ہیں اور ملک کے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ موصوف حضور انور سے ملاقات کر کے بے حد متأثر ہوئے اور جماعت کی ہر ممکن سپورٹ کرنے کا عہد کر کے واپس گئے ہیں۔

دوسرے دوست رندھیر سنگھ صاحب انڈیا کے ہیں اور ساؤتومے میں مقیم ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ گھانا کا پروگرام ٹی وی پر دیکھا تو بہت متأثر ہوئے اور اپنے خرچ پر حضور انور سے ملنے کے لئے بینن چلے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے بے حد متأثر ہوئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ اب میں جماعت کے ہر جلسے میں شامل ہوا کروں گا۔

ملاقاتوں کا پروگرام ساڑھے چھ بجے شام تک جاری رہا۔ اس کے بعد چھ بج کر چالیس منٹ پر پروگرام کے مطابق کوتونو (Kotono) کے لئے روانگی ہوئی۔ پورتونووو سے کوتونو کا فاصلہ 45 کلومیٹر ہے۔

مسجد بیت التوحید (کوتونو) میں آمد

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مسجد بیت التوحید، کوتونو پہنچے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورہ بینن کے دوران 9/اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ مسجد بیت التوحید کی دو منازل ہیں اور بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس میں آٹھ صد نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ مسجد مین ہائی وے کے اوپر ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔

ہوٹل Palais De Congress میں استقبالیہ تقریب

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Palais De Congress تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کے لئے جماعتی دعوت نامے حکومت بینن نے اپنے لیٹر ہیڈ پر کورنگ لیٹر کے ساتھ جاری کئے تھے۔

اس تقریب میں وزیر اطلاعات ونشریات، صدر مملکت کی مشیر خاص برائے سوشل افیئرز، ایڈیشنل گورنر صوبہ اوئیجے پلاتو، 13 ممبران پارلیمنٹ نیشنل اسمبلی، پانچ میئر حضرات، چار سابقہ وزاراء، بین المذاہب کونسل کے گیارہ اراکین، ڈائریکٹر محنت و افرادی قوت، ڈائریکٹر پانی صوبہ پلاتو، 26 بادشاہان کرام، وائس پریذیڈنٹ آف نیشنل براڈ کاسٹنگ بورڈ اور حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈپلومیٹ حضرات بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل مہمانان کرام تشریف لا چکے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں مہمانان کرام کے منتخب نمائندگان نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

میئر آف 'لالوٗ (Lalo) کا تہنیتی ایڈریس

بینن (Benin) کے میئر آف 'لالوٗ (Lalo) نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں اس بابرکت محفل میں شرکت کی غرض سے 150 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچا ہوں۔ اور وہ اس لئے کہ مَیں نے خدا کی شریعت میں یہ بات سنی ہے کہ خدا نے کہا ہے کہ اے بندے تُو جو کچھ لوگوں کے لئے کرتا ہے وہ میرے لئے کرتا ہے۔ تُو نے کسی بھوکے کو جو کھانا کھلایا وہ مجھے کھلایا تھا۔ تُو نے جو کسی ننگے کو کپڑا پہنایا ہے وہ اس ننگے کو نہیں بلکہ مجھے پہنایا تھا۔

2007ء میں میرا علاقہ بارشوں کی زد میں آیا اور بُری طرح قحط کا شکار ہوا۔ مَیں نے اپنے علاقہ میں اس خالق کی مخلوق کو بھوکا بھی دیکھا اور ننگا بھی۔ لوگوں کو زندگی کی بھیک مانگتے ہوئے دیکھ کر مَیں نے اپنے لوگوں کے لئے انٹرنیشنل سطح پر مدد کے لئے ہر دروازہ کھٹکھٹایا مگر سوائے ایک دروازہ کے کسی سے جواب نہ پایا۔ اور وہ دروازہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس جماعت کے سربراہ نے اسی وقت جرمنی سے ہومیو پیتھی فرسٹ کی ٹیم کو بھجوا جنہوں نے میڈیکل کیمپس بھی لگائے اور خوراک بھی ہر فرد بشر تک پہنچائی۔ ان کی ٹیم میں یورپ کے ڈاکٹر بھی شامل تھے اور بینن کی ٹیم بھی تھی۔

مَیں یہی کہوں گا کہ مَیں نے اس جماعت میں وہی آثار دیکھے ہیں جو خدا کے بندوں کی بے لوث خدمت کرتے ہیں۔ یہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور ننگوں کو لباس اوڑھاتے دکھائی دیتے ہیں اور یہ سب خدا کی خاطر کرتے ہیں۔ مَیں اس لئے آج یہاں آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ سے مل کر اپنے تمام جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کرسکوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے علاقہ میں آپ کی یہ خدمات رکیں گی نہیں بلکہ سکولوں اور ہسپتالوں کی سہولیات بھی آپ کے فیض سے آئیں گی۔

میئر نے آخر پر حضور انور کی خدمت میں زمین کے دو پلاٹس جماعت احمدیہ بینن کے لئے پیش کئے۔ ایک پلاٹ کا رقبہ نصف ہیکٹر ہے جبکہ دوسرے پلاٹ کا رقبہ 2500 مربع میٹر ہے۔

بینن کے بادشاہوں کی نیشنل کونسل کے صدر کا ویلکم ایڈریس

بینن کے تمام بادشاہوں کی نیشنل کونسل کے صدر King of Dasa نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جب ہمیں خلیفۃ المسیح کے بینن آنے کی اطلاع ملی تو ہم تمام بادشاہوں کو بے حد خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ بینن میں دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ اور ہماری خواہش ہے اور ہماری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت اور پانی مہیا کرنے کے کام کو جاری رکھے اور مزید آگے بڑھائے۔

ہم تمام بادشاہ خلیفۃ المسیح کو بینن آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور کی بینن آمد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کی برکات وابستہ ہیں وہ آج اس ہال میں بھی ہمارے ساتھ ہوں اور ہمارے گھروں میں بھی ہمیشہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضور انور کے ساتھ ہو۔ آمین

امن آرگنائزیشن برائے مڈل ایسٹ کے صدر کا ایڈریس

امن آرگنائزیشن برائے مڈل ایسٹ کے صدر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ خلیفۃ المسیح بینن میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور برکت لائے ہیں۔ جماعت احمدیہ بینن کے افراد مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں میں ایک نئی زندگی آ گئی ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کی یہاں انتہائی اہم اور بہت مبارک آمد بینن کے تمام لوگوں کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو۔ تمام مذہبی لیڈرز اور مڈل ایسٹ گروپ کے نمائندے نے آپ کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ احمدیہ جماعت کے درخت کے جو پھل ہیں وہ اس کے ممبرز ہیں جن کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ ملتے جلتے ہیں اور ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنی خوشی اور غم بانٹتے ہیں۔ کتنے ہی اچھے یہ لوگ ہیں اور کتنا ہی اچھا یہ پھل ہے۔ جماعت نے آج ہمیں اسی لئے بلایا ہے تا کہ ان کی خوشی میں ہم شامل ہوسکیں۔ ہم بغیر کسی شک و شبہ کے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کے درخت کا پھل قابل تعریف ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کا یہاں قیام سب کے لئے باعث برکت ہو۔ ہم خیریت سے واپس جائیں۔ ہم نے جو کام کئے ہیں اللہ ان میں برکت ڈالے اور تمام لوگوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ موصوف نے آخر پر ایک بار پھر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

علاقہ نِکّی کے میئر وممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

ممبر پارلیمنٹ جناب تیسی یُونی صاحب (موصوف اپنے علاقہ نِکّی کے میئر ہیں) نے کہا میرے نزدیک اکثر باتیں جو میرے دل کی تھیں وہ مجھ سے پہلے مقرر کہہ چکے ہیں اور میرے منہ کے الفاظ انہوں نے چھین لئے ہیں۔ مَیں اب زیادہ تو کچھ نہیں کہہ سکتا مگر پھر بھی مَیں اپنے آپ کو سرزمین بینن کے اُن خوش نصیبوں میں سے گردانتا ہوں جنہوں نے خلیفۃ المسیح کا دوسری مرتبہ استقبال کیا ہے۔

آج اگر ہم اس ڈنر والے ہال میں نظر دوڑا کے دیکھیں کہ کیسے تمام مذاہب اور رنگ ونسل کے لوگ جماعت احمدیہ کے ایک بلاوے پر اکٹھے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ احمدیت ایک امن وآشتی والی جماعت ہے۔ آج مَیں تمام اتھارٹیز کی طرف سے احمدیت کی اس محفل کو سلام کرتا ہوں اور احمدیت کی ان تمام خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو انہوں نے ہماری سرزمین بینن پر پیش کی ہیں۔

مَیں بذات خود جماعت احمدیہ کی بہت ساری خدمات کا گواہ ہوں جو انہوں نے ہمارے ملک میں کیں۔ مثلاً پانی کی فراہمی کے لئے نلکوں، کنووں کی کھدائی اور مرمت، سولر انرجی کی سہولیات۔ میڈیکل سینٹرز کے ساتھ ساتھ ہسپتال جو نیشنل سطح پر زیر تعمیر ہیں اور مساجد کی تعمیر کے علاوہ طبّی میڈیکل کیمپس کا انعقاد بھی انہی کا خاصّہ ہے۔

ہم بینن کی حکومت کے نمائندگان ہونے کی حیثیت سے یہ کہتے ہیں کہ ہم ان تمام خدمات میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں اور مَیں اس بات کا برملا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ کی یہ تمام خدمات عالیہ انہی کے اپنے ذرائع سے ہیں۔ عوام کی کوڑی بھر کی Contribution اس میں شامل نہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو تمام اخلاقی وسماجی قدروں سے نوازتا چلا جائے اور ان کی خدمات بڑھتی چلی جائیں۔ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔

وزیر مملکت برائے رابطہ وادارہ جات کا ایڈریس

اس کے بعد وزیر مملکت برائے رابطہ وادارہ جات نے جو قبل ازیں حضور انور کو بمقام بارڈر بینن آمد پر خوش آمدید کہہ چکے تھے ایک بار پھر حضور انور کو حکومت بینن کی طرف سے خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بینن میں جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جو ایڈریس پیش کیا اس میں انہوں نے کہا کہ مَیں بڑا ہی خوش قسمت ہوں جو آج جماعت احمدیہ کی اس محفل میں شامل ہوں۔ سب سے پہلے تو مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں اس جماعت کی خدمات پر شاہد ہوں اور بحیثیت ایک ڈاکٹر کے اس وقت یہ گواہی دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ بے شک مَیں نے اس جماعت کو انسانیت کے بڑے بڑے مسائل اور ضروریات زندگی کا حل تلاش کرتے ہی پایا ہے۔ مَیں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ صحت کے میدان میں انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ بڑے بڑے ہسپتال تعمیر ہوئے ہیں۔ اور خصوصاً کوتونو میں فِجر وسے (Fidjrasse)، پوتا (Pota) اور اَگلا (Agla) جیسے علاقوں میں جہاں میڈیکل سینٹرز کا وجود نہ تھا مَیں نے اس جماعت سے استدعا کی کہ وقتاً فوقتاً اپنی طبی خدمات سے نوازیں تو انہوں نے وقتاً فوقتاً کیا مستقل ہسپتالز قائم کر دئے۔

حضور اقدس کی بینن کی زمین پر موجودگی کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت مَیں اس جماعت کے متعلق اپنے جذبات کا ضرور اظہار کروں گا کہ ایمان اور سب میں محبت بانٹنا اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ہر سال ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت کی طرف سے بیماروں کا بے لوث علاج ہوتا ہے اور غریبوں اور بیماروں میں اناج اور ضروریات زندگی کی اشیاء تقسیم ہوتی ہیں۔ مَیں اس بات کی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ ان کی تمام خدمات ہی ہیں کہ آج ہم اس جگہ پر سب اکٹھے ہیں۔

مَیں صدر مملکت مکرم ڈاکٹر یائی بونی صاحب کی طرف سے اور عوام وخواص کی طرف سے ان بے لوث اعلیٰ خدمات پر جو یہ ہماری سرزمین پر بجا لا رہے ہیں اس جماعت کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔

مَیں نے ابھی ایمان اور محبت بانٹنے کی بات کی تھی کہ یہ اس جماعت کا خاصہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ہمارے ملک میں بھی یہ دونوں چیزیں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ملک کی قابلیتوں پر ہمیں فخر ہے۔ ہمارا آئندہ آنے والی چیزوں پر بھی ایمان ہے۔ اور جب سے ہماری ملک میں ڈیموکریسی آئی ہے یہ ملک درجہ بدرجہ عالمگیر شخصیات میں مشہور ہونے لگا ہے۔ اور یہ اہم شخصیات ہمارے ملک کا دورہ کرنے لگی ہیں۔ یہ بھی ہمارے ملک کی امن پرستی پر ایک دلیل ہے۔

مَیں حضرت اقدس کا بھی نہایت ممنون ہوں کہ انہوں نے ہمارے ملک کو امن پسند ممالک میں سے گردانا ہے اور ہمارے ہاں وزٹ کا شرف بخشا۔ ہمارا ملک اگرچہ بڑا نہیں ہے اور ہماری عوام بھی تھوڑی ہے مگر بینن اللہ پر ایمان رکھنے والا ملک ہے جس کے لوگوں میں قابلیت ہے اور مَیں بھی آپ میں سے ایک خوش نصیب ہوں جو اس محفل میں ایک گواہ کے طور پر کھڑا ہوں۔

گورنمنٹ آف بینن آپ کے یہاں آنے پر بہت خوش ہے اور گورنمنٹ اس بات کی شدید خواہاں ہے کہ حضور، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو ہم مہینوں ہی نہیں بلکہ سال ہا سال، بہت لمبے عرصہ تک اپنے پاس رکھیں۔ کیونکہ بعض شخصیات تو دنیا میں ایسی آتی ہیں جن کے کہیں بھی قدم رنجہ فرمانے سے اس سرزمین کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور بعض وجود باجود تو واقعی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے قوموں کا علم ومعرفت اپنی ترقیات کی منازل طے کرنے لگتا ہے۔ اور ان کی موجودگی سے قومیں عزت پاتی ہیں۔ اور ان تمام صفات عالیہ کی حامل آنجناب حضرت اقدس کی ذات بابرکات ہے۔ اسی لئے تو ہم اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ

حضور اقدس ہمارے پاس ایک لمبا عرصہ رہیں ۔مگر رنجیدہ ہیں اس خبر سے کہ آپ کل واپس تشریف لے جا رہے ہیں ۔مگر پھر بھی مجھے یقین کامل ہے کہ ہم اس سرزمین پر آپ کا دوبارہ استقبال کریں گے۔

مَیں بینن کے عوام کی طرف سے اور ان تمام مذہبی جماعتوں کے نمائندگان اور اتھارٹیز کی طرف سے جو یہاں موجود ہیں حضور اقدس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔اور اس جماعت احمدیہ کا بھی دلی مشکور ہوں جس نے مذاہب کے درمیان مرکزی کردار ادا کیا ہوا ہے۔ اور تمام مذاہب کے نمائندگان ان کی وجہ سے آج یہاں حاضر ہیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ان سب کے عالمگیر روحانی پیشوا بنفس نفیس یہاں رونق افروز ہیں۔

میری دلی تمنا ہے کہ جو برکات بھی ہم نے یہاں پائی ہیں اور جو ہم خدائے پروردگار کے امن کے حصول کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اللہ کرے کہ ہمیں وہ حاصل ہوں اور یہ برکات ہمارے ہر کس و ناکس تک، ہمارے دیہاتوں اور شہروں اور صوبوں سمیت سارے ملک بینن پر محیط ہو جائیں۔آمین ثم آمین۔

استقبالیہ تقریب میں

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے اپنے خطاب کے شروع میں سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور فرمایا جو سلام مَیں نے کہا ہے اس کا مطلب ہے آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ یہاں آکر مختلف نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مَیں ان سب کا شکرگزار ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا جو مقصد ہے وہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے جب جماعت کی بنیاد رکھی تھی یہ بتایا تھا کہ دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ایک تو یہ کہ دنیا مادہ پرستی کی وجہ سے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئی ہے۔اور دوسرے یہ کہ اس نفسانفسی کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کو بھلایا جا رہا ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں کام کر رہی ہے۔اور یہی دو چیزیں ہیں جو اگر انسانیت میں، دنیا میں پیدا ہو جائیں تو افراتفری اور فساد ختم ہو سکتا ہے اور امن قائم ہو سکتا ہے۔ہم جب بھی اور جس جگہ بھی چاہے وہ غریب ہو یا بہتر حالت میں اس کی اگر خدمت کرتے ہیں تو اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق ہے، اس کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بینن میں اگر ہم خدمت کر رہے ہیں تو لوگوں پر کوئی احسان نہیں بلکہ اسی مقصد کے لئے جماعت قائم ہوئی تھی۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک مقرر نے فرمایا کہ اس خدمت کو جاری رکھیں آئندہ بند نہ ہو جائے۔فرمایا جماعت کی تاریخ ایک سو بیس سال پرانی ہے۔ابھی تک جماعت اسی جذبہ کے تحت کام کر رہی ہے۔ بنی نوع انسان کو خدا کے قریب لانے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام ہو رہا ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔کسی انسان سے، کسی بندے سے ایوارڈ لینا مقصد نہیں۔ ان خیالات کے ساتھ مَیں اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں کیونکہ کافی دیر ہو رہی ہے اور مَیں مہمانوں اور کھانے کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتا۔ آپ سب کا شکریہ۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شامل ہونے والوں کو فرداً فرداً شرف مصافحہ سے نوازا۔حضور انور سینٹر ٹیبل کے قریب ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے، گفتگو کرتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے ۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنائی جا رہی تھیں۔مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ رات پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منسٹر برائے رابطہ ادارہ جات وحکومتی Spokesman کو شیلڈ عطا فرمائی۔

پروگرام کے اختتام پر Cotono سے Portonovo مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی ۔ رات سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 ؍اپریل 2008ء بروز ہفتہ:

صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مختلف سرکردہ سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔آج بعض سرکردہ حکام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

۞......سب سے پہلے **الحاجہ مادام گراس لاوانی صاحبہ (جو صدر مملکت بنین کی مشیر خاص برائے سوشل افیئرز و حقوق نسواں ہیں اور نیشنل وائس پریذیڈنٹ آف چیمبر آف کامرس ہیں)** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بینن جیسے چھوٹے ملک کے دورہ کی دعوت قبول کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ کل جمعہ کی نماز میں بھی شامل تھیں۔میری دعا ہے کہ حضور انور نے جو نصائح فرمائی ہیں ہم ان پر عمل کر سکیں ۔موصوفہ نے کہا کہ وہ جماعت کی سوشل افیئرز اور امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کے حوالہ سے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں اور کہا کہ اِسی وجہ سے ہماری حکومت ہر لحہ جماعت سے تعاون کر رہی ہے اور ہر دوسرے تعاون کے لئے بھی تیار ہے۔

مشیر خاص برائے سوشل افیئرز نے بتایا کہ وہ ذاتی طور پر سو (100) یتیم بچوں کی کفالت کر رہی ہیں مگر ابھی تک ان کے پاس ان بچوں کے لئے کوئی گھر نہیں ہے اب انہوں نے گھر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

اگر ممکن ہو سکے تو جماعت اس میں مدد کرے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ 40 ملین فرانک سیفا کا خرچ ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرمایا۔ ٹھیک ہے دس ہزار (10) پاؤنڈ (دس ملین فرانک) جماعت کی طرف سے پیش کرتا ہوں''۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔بعد میں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا سے بھی ملنے کے لئے گئیں۔

۞...... اس کے بعد **پادری داودو ریورنڈ۔ پریذیڈنٹ آف نیشنل کونسل آف بین المذاہب** نے اپنے پانچ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے زندگی کا یہ بہترین لمحہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے۔جماعت احمدیہ کی خدمات کے تو شروع سے ہی ہم مداح ہیں۔لیکن جس کمال شفقت سے خلیفۃ المسیح نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے اس پر ہم تہ دل سے حضور انور کے شکرگزار ہیں۔خلیفۃ المسیح ہمارے باپ کی طرح ہیں اور میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنین کے بین المذاہب سیمینار منعقد کروانے سے ہی ہمارے لئے ''نیشنل کونسل آف بین المذاہب'' کو تشکیل دینا ممکن ہو سکا۔آخر پر انہوں نے ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

۞......نیشنل کونسل بین المذاہب کے اس وفد کے بعد **ڈاسا (DASSA) کے علاقہ سے آئے ہوئے وفد** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ڈاسا سے آنے والا یہ وفد مئیر آف ڈاسا، کنگ آف ڈاسا، پریذیڈنٹ آف ڈویلپمنٹ کمیٹی ڈاس، نمائندہ ایڈیشنل سپیکر نیشنل اسمبلی اور نمائندہ ممبر قومی اسمبلی پر مشتمل تھا۔

کنگ آف ڈاسا (DASSA) نے وفد کا تعارف کروایا اور حضور انور کے بینن تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا۔مئیر آف ڈاسا نے حضور انور کا نلکوں کی مرمت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے مربّی صاحب علاقے کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔مئیر آف ڈاسا نے ہسپتال کھولنے کے حوالہ سے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے کاغذات تیار کر لئے ہیں۔بہت جلد جماعت کو پیش کر دئے جائیں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تو ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہے جتنا آپ کی طرف سے تعاون بڑھے گا جماعت کا تعاون اور زیادہ ہو گا۔اس پر کنگ آف ڈاسا نے کہا کہ حضور انور کے دورہ 2004ء میں ہم نے پورے صوبے کی چابی حضور کو پیش کر دی تھی۔اب یہ صوبہ آپ کا ہے۔آپ جیسے چاہیں اس میں داخل ہوں۔ہم ہر لحہ آپ کے پیچھے ہیں۔

مئیر آف ڈاسا نے کہا کہ ہم اس سوموار کو کاغذات جماعت کو پیش کر دیں گے جس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہم بھی ہسپتال کی تعمیر کے لئے سوموار کو تیار ہوں گے۔

مئیر آف ڈاسا نے زمین کے بارہ میں استفسار فرمایا۔اس پر حضور انور نے فرمایا غانا میں کافی عرصہ پہلے انہوں نے پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ ہیکٹر تک ہسپتالوں اور سکولوں کو زمین دی۔اُس وقت ہم نے چھوٹے یونٹ سے آغاز کیا اور پھر آہستہ آہستہ ہم اس کو بڑھاتے چلے گئے۔آج وہاں بڑے بڑے ہسپتال اور سکول موجود ہیں۔یہاں پر بھی ہم شروع شروع میں چھوٹے یونٹ سے آغاز کریں گے اور پھر اس کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔پھر حضور انور نے فرمایا میری کافی عرصہ سے خواہش تھی کہ ڈاسا میں ہمارا سکول اور ہسپتال ہو۔

ملاقات کے آخر پر مئیر آف ڈاسا نے حضور انور کو کہا کہ میں خوشی سے حضور انور کو یہ بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ بینن میں ڈاسا سے دو (2) ہزار افراد کے قافلے نے شمولیت اختیار کی تھی۔حضور انور نے سارے وفد کا شکریہ ادا کیا۔آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت حاصل کی۔

۞...... بعد ازاں **منسٹر آف سوشل افیئرز اور نگہداشت بچے و خاندان** نے اپنے آٹھ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔منسٹر صاحبہ نے اپنے وفد کا تعارف کروایا اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے دیگر رفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ امسال عید الاضحیٰ کے موقع پر پچاس (50) بکرے یتیم بچوں کے لئے بھجوائے اور اسی طرح صوبہ مونو اور صوبہ کوفو کے عوام کے لئے خوراک مہیّا کی اور فری میڈیکل کیمپ لگائے۔اس پر وہ حضور انور کا بہت شکریہ ادا کرتی ہیں۔

چونکہ ان کے وفد میں عورتیں شامل تھیں اس پر حضور انور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے آپ کی منسٹری میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔آپ کے وفد میں پڑھی لکھی عورتوں کی موجودگی کی وجہ سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور جس قوم کی عورتیں پڑھ لکھ جائیں ان قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے کیونکہ بچوں نے اپنی ماؤں کی گود میں پلنا ہوتا ہے۔حضور انور کی اس بات سے سارا وفد بہت خوش ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا طریق یہ ہے کہ صرف وقتی مدد نہ کی جائے بلکہ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔گزشتہ دورے میں جب میں بینن آیا تھا تو ہم نے بہت سی عورتوں کے لئے سلائی مشینیں تقسیم کی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ Portonovo میں ہم پچاس یتیم بچوں کے لئے پہلے سے گھر تعمیر کرنے کا منصوبہ شروع کرنے والے ہیں اس کے علاوہ بھی جماعت ہر میدان میں تعاون کے لئے تیار ہے۔منسٹر صاحبہ نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ نے بینن کے نارتھ میں ایک گاؤں کے پچاس بچوں کا چارج بھی لیا ہے۔ اس پر بھی ہم جماعت کے شکرگزار ہیں۔مگر ابھی تک ان کے لئے کوئی رہائش گاہ نہیں۔

حضور انور نے امیر صاحب بینن کو ہدایت فرمائی کہ جائزہ لیں کس طرح کے گھر بنوائے جا سکتے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ بھی جائزہ لے۔

حضور انور نے فرمایا: سردست ہم نے پچاس

بچوں کا چارج لیا ہے۔بعد میں ہم اس کو بڑھا کر 100 تک لے جائیں گے جس پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں جب یہ وفد ملاقات کر کے باہر نکلا تو میڈیا اور نیشنل T.V کے نمائندے باہر موجود تھے۔منسٹر صاحبہ نے نیشنل T.V کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے خلیفہ کی شخصیت سے بیحد متاثر ہوئی ہیں اور انہوں نے انتہائی فراخ دلی کے ساتھ بینن کے لئے دعاؤں کے ساتھ ہر تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔

فیملی ملاقاتیں

ان سرکردہ احباب کی ملاقات کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔14 فیملیز کے ساٹھ (60) سے زائد احباب مرد وزن اور بچوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

سوا دو بجے تقریب آمین ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سات بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

بینن سے نائیجیریا کے لئے روانگی اور نائیجیریا میں آمد

آج بینن سے نائیجیریا روانگی کا دن تھا۔دو بجکر 25 منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس Portonovo سے نائیجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔اس موقعہ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مشن ہاؤس میں جمع تھے۔روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا۔پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل Escort کر رہے تھے۔

قریباً تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بینن نائیجیریا کے بارڈر Idiroko پہنچے۔حضور انور کی آمد سے قبل بینن اور نائیجیریا، بارڈر کے دونوں اطراف امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی ہے۔

امیر صاحب بینن، مبلغین سلسلہ بینن، مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر جماعتی عہدیدار اپنے پیارے آقا کو بارڈر تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور کی گاڑی بارڈر کراسنگ کے قریب آ کر رکی جہاں نائجیرین امیگریشن کے افسران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔بارڈر کے دوسری طرف نائجیریا جماعت کی کثیر تعداد حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔یہ لوگ مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔بچے اور بچیاں مترنم آواز میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ورد کر رہی تھیں۔جونہی حضور انور نے بارڈر کراس کیا احباب دیوانہ وار حضور انور کو قریب سے دیکھنے کے لئے لپکے۔ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ کسی طرح اُس کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر پڑ جائے۔جہاں کسی کو قدم رکھنے کی جگہ ملتی وہ اسی کو غنیمت سمجھتا۔ مسلسل نعرے لگائے جا رہے تھے اور خیر مقدمی گیت پیش کئے جا رہے تھے۔

امیر صاحب نائجیریا، نائب امراء، مبلغ انچارج صاحب نائجیریا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا قافلہ نائجیرین پولیس کے Escort میں بارڈر سے اوجوکورو (OJokoro) مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوا۔راستہ میں تمام اہم جگہوں پر پولیس کے ساتھ خدام الاحمدیہ نے ٹریفک کنٹرول سنبھالا ہوا تھا۔راستے میں تمام قریبی جماعتیں حضور انور کے استقبال کے لئے سڑک کے دونوں اطراف موجود تھیں۔ان کے ہاتھوں میں بینرز اور جھنڈیاں تھیں۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی قریب پہنچتی احباب نعرے بلند کرتے اور اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہتے۔

احمدیہ مسجد Ipokia کا افتتاح

راستہ میں کچھ دیر کے لئے رُک کر احمدیہ مسجد Ipokia کے افتتاح کا پروگرام تھا۔چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Ipokia قصبہ میں پہنچے۔یہاں بھی احباب کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ انداز میں استقبال کیا۔لوگ حضور انور کی آمد پر عشق و محبت سے دیوانے ہو رہے تھے۔حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ عشّاق بھی مسجد کے اندر جانے کے لئے دوڑے جو دروازہ سے راہ نہ پا سکا اس نے مسجد کی کھڑکیوں سے اپنی راہ بنالی اور یوں مسجد کے چاروں اطراف سے لوگ دیوانہ وار اپنے آقا کے دیدار کے لئے اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے مسجد کے اندر پہنچے۔مسجد کے اندر ایک تقریب میں لوکل گورنمنٹ کے چیئر مین، اس علاقہ کے چیف اور King نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مسجد احمدیہ Ipikia جس کی تعمیر حال ہی میں مکمل ہوئی ہے دو منازل پر مشتمل ہے اور اس میں 350 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اوجوکورو مشن ہاؤس میں آمد

اس افتتاحی پروگرام کے بعد چار بجکر 35 منٹ پر یہاں سے آگے منزل مقصود جماعتی مرکز اوجوکورو (Ojokoro) کے لئے روانگی ہوئی۔پولیس مسلسل Escort کر رہی تھی اور راستہ میں سڑک کے دونوں اطراف جگہ جگہ خدام ڈیوٹی پر موجود تھےجو راستہ کلیئر کروانے میں پولیس کی مدد کرتے۔بنین کے بارڈر سے جماعتی مرکز اوجوکورو کا فاصلہ 70 کلو میٹر ہے۔شام سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوجوکورو مشن ہاؤس پہنچے جہاں ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین نے نعرے لگاتے ہوئے اور ترنّم سے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه پڑھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد طاہر اوجوکورو‘‘ تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اگلے دن کے پروگرام اور سفر کے متعلق امیر صاحب نائجیریا سے بعض امور دریافت فرمائے۔بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

27/اپریل 2008 بروز اتوار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد طاہر‘‘ اوجوکورو تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق اوجوکورو (Ojokoro) سے ابادان (Ibadan) اور پھر وہاں سے الورین (Ilorin) کے لئے روانگی تھی۔

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور نے امیر صاحب نائجیریا کو ہدایت فرمائی کہ مسجد کے مینار وغیرہ کی تعمیر مکمل کریں۔فرمایا ایک سال کے اندر اندر جو بھی کام باقی ہے اس کو مکمل کریں۔

رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ فرمایا اور پریس کے مختلف شعبہ جات اور مشینیں دیکھیں۔پریس سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی دیکھا۔آخر پر پریس کے سٹاف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

پریس کے وزٹ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے تو سفید اور سبز لباس میں ملبوس بچیاں کورس کی صورت میں خیر مقدمی گیت گا رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔

ابادان میں ورود مسعود

دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور پولیس کے Escort میں قافلہ اوجوکورو سے ابادان کے لئے روانہ ہوا۔اوجوکورو سے ابادان (Ibadan) کا فاصلہ 150 کلومیٹر ہے۔ابادان شہر برّ اعظم افریقہ میں آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا شہر ہے اور بڑے وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ابادان شہر اور اس سے ملحقہ مضافات میں ہماری 48 جماعتیں اور 48 مساجد ہیں۔ابادان شہر سے باہر مین ہائی وے پر احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھی۔

شہر کی مختلف جماعتوں کے لوگ صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔مرد وزن بچے بوڑھے ہر ایک کی نظریں اُس راہ پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے حضور انور کی گاڑی کو Escort کرنے والی پولیس کی گاڑی کے سائرن کسی وقت بھی سنائی دے سکتے تھے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔حضور انور کی کار اپنے ان عشّاق کے قریب آ کر رکی تو یہ سارا علاقہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ایک ہجوم تھا جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا۔ہر طرف سے اھلاً وسہلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو عشق و محبت اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کو ترسے ہوئے ان دیوانوں سے رہا نہ گیا۔نعرے تو پہلے سے ہی بلند ہو رہے تھے لیکن جو آنسو تھمے ہوئے تھے وہ بہہ نکلے اور ضبط کے پیمانے ٹوٹ گئے۔حضور انور کچھ دیر اپنے ان جانثاروں کے درمیان کھڑے رہے اور پھر یہاں سے ہوٹل Premier کے لئے روانگی ہوئی۔جماعت نے دوپہر کے کچھ دیر قیام کے لئے اسی ہوٹل میں انتظام کیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے 1980ء کے دورہ نائجیریا کے دوران ابادان کے سفر میں اسی ہوٹل میں قیام فرمایا تھا۔

مسجد بیت الرحیم کا افتتاح

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Premier پہنچے اور یہاں 15 منٹ کے قیام کے بعد نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے ابادان (Ibadan) شہر کے علاقہ Apata کی طرف روانہ ہوئے۔یہاں حال ہی میں جماعت کو بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ’’مسجد بیت الرحیم‘‘ رکھا۔آج اس مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

دوپہر اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت الرحیم‘‘ پہنچے جہاں ایک جمّ غفیر نے حضور انور کا استقبال کیا۔اردگرد کی سڑکیں، راستے، مکانوں کی چھتیں احمدی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔اردگرد کے راستوں پر پارک کی ہوئی گاڑیوں کی چھتوں پر بھی احباب کھڑے تھے اور ہر طرف ایک شور برپا تھا۔نعروں سے یہ سارا علاقہ گونج رہا تھا۔مرد و خواتین، بچے بوڑھے ہر ایک اپنے پیارے آقا کے دیدار کا شرف پا رہا تھا۔آنکھیں سیراب ہو رہی تھیں اور دل تسکین پا رہے تھے۔حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دیا۔

بعد ازاں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اُمیر صاحب نائجیریا نے اپنا قومی پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو ناصرات کا ایک گروپ کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان بچیوں کے

پاس تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔حضور انور نے ان سب بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔بعد ازاں یہاں سے واپس ہوٹل Premier کے لئے روانگی ہوئی جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

ابادان سے الورین کا سفر

پونے پانچ بجے ہوٹل Premier سے ILorin کے لئے روانگی ہوئی۔ابادان(Ibadan) سے ILorin کا فاصلہ 170 کلو میٹر ہے۔ابادان شہر کے اندر جگہ جگہ سڑک کے دونوں اطراف جماعتیں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے قریب پہنچتے تو گاڑی بہت آہستہ ہو جاتی۔حضور انور ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیتے۔ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا یا امیر المومنین کی صدائیں بلند ہوتیں۔بچیاں اور بچے بھی خوبصورت لباس پہنے ہوئے اپنے آقا کی آمد پر اپنی لوکل زبان میں استقبالیہ گیت گاتے۔سڑک پر رواں دواں مسافر اور ارد گرد دکانوں، بازاروں اور آباد علاقوں کے مکین حیرت زدہ ہو کر یہ نظارہ دیکھتے۔ابادان(Ibadan) شہر کی سڑکوں اور چوراہوں پر انہوں نے پہلے کبھی یہ مناظر نہیں دیکھے تھے۔ابادان شہر اور ملحقہ مضافات میں 48 جماعتیں ہیں۔یہ شہر احمدیہ جماعتوں سے بھرا ہوا ہے۔اس لئے اس شہر سے گزرنے والے ہر راستہ پر حضور انور کے فدائی اور جانثار اپنے آقا کے راہ تک رہے ہوتے۔بعض جماعتیں تو دو دو تین تین گھنٹوں سے ان مبارک گھڑیوں کے انتظار میں کھڑی تھیں جب ان کے سامنے سے ان کے دل و جان سے پیارے آقا کا گزر ہونا تھا اور انہیں دیدار کے لمحات نصیب ہونے تھے۔جب حضور انور کی گاڑی ان کے پاس سے انتہائی آہستہ ہو کر گزرتی تو یہ لوگ گاڑی کے اس قدر قریب ہوتے کہ حضور انور کی طرف کی Window کے شیشہ پر اپنے ہاتھ ملتے اور برکت کے حصول کے لئے اپنے چہروں پر پھیرتے۔گاڑی کے ساتھ ساتھ کافی دور تک دوڑتے اور اپنی پیاس بجھا کر خوشی و مسرّت سے اچھلتے کودتے واپس لوٹتے۔یہ سلسلہ ابادان سے الورین کے سفر کے دوران جگہ جگہ جاری رہا۔راستہ میں Oro,Offa,Oshobo, Monata, سرکٹ کی جماعتوں نے بھی ہائی وے پر کھڑے ہو کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور اپنی محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔

سورج غروب ہو چکا تھا لیکن سفر ابھی جاری تھا اور رات کی تاریکی میں بھی یہ عشاق نہ جانے کب سے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔راستہ تاریک تھا۔ان کے چہروں پر پڑنے والی گاڑیوں کی روشنیاں ان کے وجود کا پتہ دیتی تھیں۔اور ان روشنیوں میں حضور انور کو دیکھتے ہی ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھتے تھے۔نعرے بلند کرتے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہتے اور یہ لوگ اس اندھیری رات میں اپنے دلوں کو روشن کئے ہوئے اور محبت و وفا کی شمعیں جلائے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

انہی روح پرور مناظر کے ساتھ رات پونے نو بجے قافلہ Ilorin شہر پہنچا جہاں مقامی جماعت نے رات کے قیام کے لئے "Royalton Palace" ہوٹل میں انتظام کیا تھا۔ہوٹل کے احاطہ میں موجود احباب جماعت الورین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔نعرے بلند کئے اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔بچوں اور بچیوں کے گروپس کورس کی شکل میں اللہ کی حمد و ثنا پر مشتمل گیت پڑھ رہے تھے۔حضور انور نے اپنے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل کے اندر تشریف لے گئے۔

مسجد احمدیہ الورین اس ہوٹل سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ساڑھے نو(9) بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب Nigeria سے آئندہ پروگرام کے تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات دیں۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

ILorin کا شہر لیگوس سے 300 کلو میٹر شمال میں واقع ہے۔اس شہر اور علاقے کی آبادی یوروبا قبیلے سے تعلق رکھتی ہے۔لیکن یہاں کی امارت فولانی قبیلے سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس شہر کو نارتھ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔الورین کو اسلامی شہر سمجھا جاتا ہے۔کیونکہ یہاں سے اسلام جنوب لیگوس تک پھیلا ہوا ہے۔یہاں فولانی ہاؤسا امارت کی وجہ سے لوگ اسلام سیکھنے آتے تھے۔اور یہاں سے مدرسوں سے امام تیار کر کے پورے جنوب اور یوروبا قبیلے میں اسلامی تعلیم کے لئے بھیجے جاتے تھے اسی لئے ILorin کو ساؤتھ کا Sokoto کہا جاتا ہے۔

1970ء میں الورین شہر سے باہر چند لوگوں نے احمدیت قبول کی پھر ان کے ذریعہ اس شہر میں احمدیت داخل ہوئی۔الورین کوارا سٹیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔یہاں کے لوگ بڑے سخت اور کٹر ہیں۔کوارا سٹیٹ میں چھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

1996ء میں جب جماعت نے ''ریڈیو کوارا'' پر جماعت کے پروگرام شروع کئے تو مذہبی لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔اور وہ یہ معاملہ امیر آف الورین الحاجی ابراہیم ذولو گمباری کے پاس بطور شکایت لے کر گئے کہ جماعت کا پروگرام بند کیا جائے۔اس پر امیر آف الورین نے کہا کہ احمدی لوگ کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں؟ سب نے کہا ایسا ہی ہے۔اس پر امیر آف الورین نے کہا پھر وہ کیوں مسلمان نہیں اور کیوں ان کا پروگرام بند کیا جائے۔آپ ثابت کریں کہ وہ غلط ہیں۔امیر نے مزید کہا کہ الورین میں عیسائی اتنے مضبوط ہو رہے ہیں، چرچ بن رہے ہیں، سارے ریڈیو پروگرام انہوں نے خریدے ہوئے ہیں۔آپ ان کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ان کے متعلق پلان کیوں تیار نہیں کرتے؟ اس پر سب مخالف خاموش ہو گئے۔

الورین (ILorin) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔

28/اپریل 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ ہوٹل Royalton Palace سے احمدیہ مسجد الورین تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الورین کے مبلغ سلسلہ سے احباب جماعت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ سب اس جماعت کے ممبر ہیں یا بیرونی جماعتوں سے آئے ہیں۔مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہ اسی جماعت کے ممبر ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ یہ MTA دیکھتے ہیں۔اس پر مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ سارے نہیں دیکھتے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے دیکھنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔تعداد بڑھانا ضروری ہے۔بعد ازاں حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

شریعت کورٹ کے قاضی جسٹس عبدالقادر کی حضور انور سے ملاقات

صبح دس بجے جسٹس عبدالقادر Grand Qazi- Sharia Court of Apeal, Kwara State حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے ہوٹل تشریف لائے۔موصوف نے الورین آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔شریعت کورٹ کے تعلق میں دریافت کرنے پر موصوف نے بتایا کہ اس وقت چھ جج کا پینل ہے۔چار مزید شامل ہوں گے تو کل دس(10) ہو جائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ جو کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ہم اس کو مسلمان سمجھتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے۔آپ عدل و انصاف کی پوسٹ پر فائز ہیں۔قرآنی احکامات اور شریعت اسلامیہ پر عمل کروانے والے ہیں۔

جج موصوف نے بتایا کہ میں نے جماعت کی کتب پڑھی ہوئی ہیں اور میری لائبریری کا حصہ ہیں اور مجھے مزید کتب کی بھی ضرورت ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان کی لائبریری کے لئے مزید جماعتی کتب مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔موصوف نے مسلمانوں کی بُری حالت کا ذکر کیا کہ غریب ہیں، ان کے پاس گھر نہیں ہے، کھانے کو نہیں ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا یہاں پر بہت سے لوگ امیر ہیں اگر زکوٰۃ ادا کریں تو تمام غرباء کی ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اس مسلم سٹیٹ میں آپ شریعت لاء کے ذریعہ اس پر عمل کروا سکتے ہیں۔

قرآن کریم کی تفاسیر کے حوالے سے بات ہوئی تو موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تفسیر القرآن سب سے اعلیٰ ہے اور میں نے پڑھی ہے۔جج موصوف کی ملاقات کا پروگرام جاری تھا کہ اس دوران گورنر الورین سٹیٹ کے سپیشل ایڈوائزر حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے ہوٹل پہنچے۔اور گورنر صاحب کی طرف سے حضور انور کو الورین (Ilorin) آنے پر خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ جو مہمان نوازی کر رہے ہیں میری توقعات سے بہت زیادہ ہے۔خدا تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز مہیا کی ہے۔آپ اس کا بہترین استعمال کریں اور خدا کا شکر کریں۔اللہ آپ کی مدد کرے۔آپ کے پاس ذہن بھی ہے اور ریسورسز (ذرائع) بھی ہیں۔آپ کے پاس تیل بھی ہے۔صرف اچھی پلاننگ اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔اچھی منصوبہ بندی سے آپ ایک دن دنیا کے نمایاں ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔اللہ آپ کی مدد کرے۔

اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے جسٹس عبدالقادر صاحب کو صد سالہ خلافت جوبلی سووینیئر جو کرسٹل(Cristal) کی صورت میں تھا عطا فرمایا اور تحریک جدید ربوہ کی طرف سے شائع کردہ خلافت احمدیہ سو سالہ تاریخ پر مشتمل سوونیئر کی کاپی بھی عطا فرمائی۔دیگر مہمانوں کو بھی اس سوونیئر کی ایک ایک کاپی عطا فرمائی۔

ڈپٹی گورنر کوارا سٹیٹ (Kwara State) سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں ڈپٹی گورنر Hon Goel Ogun Beji نے اپنی کابینہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا اور Ilorin آمد پر خوش آمدید کہا۔استقبالیہ تقریب کا آغاز گورنر ہاؤس کے کانفرنس ہال میں مبلغ سلسلہ عبدالغنی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔بعد ازاں ڈپٹی گورنر صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔اس کے بعد امیر صاحب نائیجیریا نے تعارف کروایا۔اس تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے ڈپٹی گورنر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں وقت دیا اور اعزاز دیا۔مجھے یہاں آنے سے قبل علم نہیں تھا کہ ڈپٹی گورنر اپنی پوری کابینہ کے ساتھ ہمیں اتنی بڑی Reception دیں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ ہم بنی نوع انسان کے لئے خدمت کر رہے ہیں خاص طور پر نائیجیریا میں بھی ہم ان کو جاری رکھیں گے۔یہ کام لوکل اتھارٹیز کی مدد اور تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتے۔امید ہے آپ یہ تعاون جماعت کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد ڈپٹی گورنر نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ گورنر کوارا سٹیٹ کی جانب سے میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔گورنر صاحب نے خود آپ کا استقبال کرنا تھا لیکن وہ نائیجیریا کے تمام گورنرز کی میٹنگ کی وجہ سے الورین میں نہیں ہیں۔میں آپ کو کوارا سٹیٹ(Kwara Strate) کے دارالحکومت الورین(Ilorin) میں اپنی ساری کابینہ کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔احمدیہ جماعت کی خدمات ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ہم بالآخر خدا کو ملنے والے ہیں اور جو کام کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔

احمدیہ جماعت بنی نوع انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ہم اس کے لئے آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہے۔گورنر نے کہا کہ اگر ممکن ہو تو جماعت احمدیہ الورین میں بھی اپنا ہسپتال بنائے جو انسانوں کی خدمت میں مدد ہو گا۔اسی

طرح شریعت کورٹ کی لائبریری میں کتب کی ضرورت ہے۔ جو بھی آپ مدد کریں ہم اس کو قبول کریں گے۔ ہم ایک بار پھر حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت میں رکھے (آمین)

ڈپٹی گورنر نے اس ایڈریس کے بعد حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ڈپٹی گورنر کو شیلڈ عطا فرمائی۔

اس تقریب کے آخر پر گورنر کے سیکرٹری اور الورین کے امام نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور شریعت کورٹ کے چیف جج اور بعض دیگر شخصیات نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ پریس اور میڈیا نے اس ساری تقریب کو کوریج دی۔

شریعت کورٹ کوارا سٹیٹ (Kwara State) کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور شریعت کورٹ کے چیف جسٹس عبدالقادر صاحب کی درخواست پر ان کے ادارہ "الحکمۃ الشریعۃ الاستینافیہ ولایۃ کوارا" تشریف لے گئے ۔ جہاں حضور انور نے ان کی لائبریری کا معائنہ فرمایا اور ان کی عمارت کے بھی کچھ حصے دیکھے۔ ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

الورین سے نیوبُصّہ (New Bussa) کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق آج بعد از دوپہر الورین سے نیوبُصّہ (New Bussa) کے لئے روانگی تھی۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ الورین تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد نیوبُصّہ کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور تین بج کر دس منٹ پر الورین سے نیوبُصّہ کے لئے روانگی ہوئی۔ الورین سے نیوبُصّہ کا فاصلہ 225 کلومیٹر ہے ۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا ۔ نیو بُصّہ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امیر آف بورگو Dr. Haliru (Borgo) Kitoro III Dantoro Con کے مہمان تھے۔

امیر آف بورگو کی طرف سے Kingdom میں خوش آمدید

امیر آف بورگو کی Kingdom کے 30 سے زائد چیفس اور سرکردہ شخصیات نے نیوبُصّہ شہر سے 17 کلومیٹر باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان سبھی چیفس اور نمائندگان کو شرف مصافحہ بخشا۔ مبلغ سلسلہ بُصّہ اشتیاق الرحمٰن صاحب نے بھی اسی مقام پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں چیفس اپنے روایتی اعزاز اور تکریم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نیوبُصّہ میں امیر آف بورگو (Borgo) کے محل تک لے کر گئے۔ محل سے باہر امیر آف بورگو اپنے رفقاء کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے نیچے اترے امیر آف بورگو نے آگے بڑھ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اور حضور انور کو اپنے محل کے اندر لے گئے اور ایک استقبالیہ پروگرام کا انعقاد ہوا۔

امیر آف بورگو نے کہا کہ مَیں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج ہم بہت خوش ہیں ۔خلیفۃ المسیح سے برکت حاصل کررہے ہیں۔ آج کا دن ہماری Kingdom میں ایک تاریخی دن ہے ۔نائیجر (Niger) سٹیٹ اور پھر تمام نائیجیریا کے لئے بہت بڑی برکت کا دن ہے۔ ہم آپ کو ایک بار پھر خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور کا ہماری Kingdom میں قیام ہمارے لئے بہت بابرکت ہو۔

امیر آف بورگو کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں امیر آف بورگو کا بہت مشکور ہوں۔ یہاں آنے سے قبل اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس قدر اعزاز اور تکریم کے ساتھ یہاں خوش آمدید کہیں گے اور محل میں یہ تقریب ہوگی۔ مَیں یہاں آکر بہت حیران ہوا ہوں۔ امیر آف بورگو ہمارے دوست ہیں۔ لندن میں ہمارے مہمان رہے ہیں ۔ ہماری دوستی بہت مضبوط ہے اور ہمارا یہ تعلق مزید بڑھے گا۔ مَیں ان کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس مختصر استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محل سے باہر تشریف لائے تو آگے محل کے صحن میں بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے اور ان سب کو قلم عطا فرمائے۔ پھر ایک طرف کچھ فاصلہ پر بڑی عمر کی بچیاں استقبالیہ نغمے الاپ رہی تھیں۔ حضور انور از راہ شفقت ان کے پاس بھی تشریف لے گئے اور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے قیام کے لئے امیر آف بورگو نے اپنے Villa Royal میں انتظام کیا تھا۔ موصوف خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضور انور کی جائے رہائش تک چھوڑنے آئے اور اجازت لے کر واپس چلے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ نیوبُصّہ تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد احمدیہ نیوبُصّہ امیر آف بورگو کے اس علاقہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس موقع پر مسجد میں موجود سبھی احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مسجد کے باہر بچے اور بچیاں خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان تمام بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

بعد ازاں 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔ رات ساڑھے دس بجے امیر آف بورگو اپنی فیملی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے حضور انور کی رہائشگاہ پر تشریف لائے ۔امیر آف بورگو مع اپنے بیٹوں کے حضور انور کے لاؤنج میں بیٹھے اور ان کی اہلیہ اور بیٹیاں گھر کے اندرونی حصہ میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے پاس بیٹھی رہیں اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت انہوں نے گزارا۔

امیر آف بورگو سینیٹر الحاج ڈاکٹر Haliru Dantoro صاحب 2004ء میں امیر آف بورگو مقرر ہوئے ۔ یہ دو دفعہ لندن میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہو چکے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ ان سے پہلے ان کے بڑے بھائی الحاج موسیٰ محمد امیر آف بورگو تھے ۔2000ء میں ان کی وفات ہوئی۔ مرحوم الحاج موسیٰ محمد صاحب نے بھی لندن میں اپنے قیام کے دوران دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا تھا۔

موجودہ امیر آف بورگو Dr. Haliru Dantoro صاحب نے گزشتہ سال لندن میں دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ہاں بورگو (Borgo) آنے کی دعوت دی تھی۔ امسال جب امیر آف بورگو کو علم ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا تشریف لا رہے ہیں تو موصوف نے حضور انور کی خدمت میں باقاعدہ تحریری دعوت نامہ بھجوایا جسے از راہ شفقت حضور انور نے قبول فرمایا۔ اور حضور انور اپنے نائیجیریا کے سفر کے دوران ایک لمبا سفر طے کر کے نیوبُصّہ تشریف لے گئے۔

اس شہر کو نیوبُصّہ (New Bussa) اس لئے کہا جاتا ہے کہ جہاں اصل شہر تھا وہاں حکومت نے ایک بہت بڑا ڈیم بنایا ہے جس کو Kanji Dam کہا جاتا ہے۔ یہاں بجلی پیدا کر کے پورے ملک اور پڑوسی ممالک کو مہیا کی جاتی ہے۔ اس ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کو 14 کلومیٹر دور نئے گھر بنا کر دئے گئے ۔ اس جگہ کو نیوبُصّہ (New Bussa) کہا جاتا ہے۔

اس علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ 1993ء میں شروع ہوئی۔ اب یہاں ہماری گیارہ جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کا ہسپتال بھی اس علاقہ میں قائم ہے جہاں ڈاکٹر محبوب احمد صاحب خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس علاقہ میں جماعت کے قیام میں امیر آف بورگو اور ان کے بڑے بھائی مرحوم الحاجی موسیٰ محمد صاحب نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(باقی آئندہ شمارہ میں)

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے برائے سال 2008ء

جامعہ احمدیہ، یوکے میں اکتوبر 2008ء میں انشاء اللہ نئے داخلے ہوں گے جس کے لئے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(1) **تعلیم:** درخواست دہندہ نے یورپ کے کسی ملک سے جی سی ایس ای (GCSE) یا اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں کم از کم 70% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(2) **عمر:** جی سی ایس سی (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 16 سال تک اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی عمر 18 سال تک ہونی چاہئے۔

(3) **میڈیکل رپورٹ:** درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی میڈیکل رپورٹ انگریزی میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہیے۔

(4) **تحریری ٹیسٹ:** درخواست دہندہ کو ایک تحریری ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا۔ جس کیلئے 16 سال کی عمر تک کا وقفِ نو سلیبس بطور نصاب رکھا گیا ہے۔ **یہ ٹیسٹ انگریزی اور اردو میں ہوگا۔**

(5) **زبانی انٹرویو:** صرف وہ بچّے جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب ہوں گے انہیں فائنل انٹرویو کیلئے جامعہ، یوکے میں بلایا جائے گا۔ انٹرویو کی معین تاریخ اور وقت کی اطلاع بعد میں کر دی جائیگی۔

(6) **درخواست دینے کا طریقہ:** درخواست جامعہ کے تیار کردہ درخواست فارم پر مندرجہ ذیل ضروری کاغذات یا اسناد کے ساتھ دی جانی چاہئے۔

(1) درخواست فارم بمعہ تصدیق نیشنل امیر صاحب (2) میڈیکل رپورٹ (انگریزی میں) (3) جی سی ایس سی/اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی کاپی (4) صدر خدام الاحمدیہ کی رپورٹ بوساطت نیشنل امیر صاحب (5) پاسپورٹ کی کاپی (6) ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

متفرّق ہدایات: (1) تمام درخواستیں اپنے نیشنل امیر صاحب کے توسط سے دفتر پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے میں **30/جون 2008ء** تک ضرور پہنچ جائیں۔ ہمارا ایڈریس حسب ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK
8 South Gardens , Collierswood, London SW19 2NT
Tel: 020 8542 9850 - 020 8544 2862 Fax: 020 8417 0348

(2) درخواست میں نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

(3) دلچسپی رکھنے والے طلباء روزانہ تلاوتِ قرآنِ کریم کے علاوہ وقفِ نو سلیبس سولہ سال تک کی تیاری کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ تحریری ٹیسٹ کے دینی معلومات کے سوالات اسی سلیبس کے مطابق سیٹ کئے جائیں گے۔ (4) اُردو اور انگریزی زبان بہتر بنانے کی طرف بھی خاص توجہ دی جائے۔

(5) جرمنی سے تعلق رکھنے والے واقفین نو امسال جامعہ احمدیہ، یوکے میں داخلہ کے اہل نہ ہوں گے۔ وہ داخلہ کیلئے جامعہ احمدیہ جرمنی سے رابطہ فرمائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ، یوکے)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,┘ 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

مسمریزم کا بانی۔ فرانز میسمر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/مارچ 2007ء میں مسمریزم کے بانی فرانز میسمر کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔

مسمریزم کا بانی فرانز میسمر 1733ء میں پیدا ہوا۔ اس نے 1766ء میں وی آنا یونیورسٹی (آسٹریا) سے طبّ کی تعلیم مکمل کی۔ دوران تعلیم اس نے انسان پر ستاروں کے مقناطیسی اثرات کے بارہ میں ایک فاضلانہ مقالہ تحریر کیا۔ اور حصول تعلیم کے بعد اس نے تمام انسانی امراض کا علاج مقناطیس سے کرنے کا دعویٰ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ مقناطیسی مادہ پوری کائنات پر حاوی ہے۔ یہ نظریہ اگرچہ اس نے 1771ء میں تیار کرلیا تھا مگر اسے عوام کے سامنے 1775ء میں ایک پمفلٹ کے ذریعہ پیش کیا۔ اس پمفلٹ کو لکھنے سے پہلے 1774ء میں اس نے اپنے نظریہ کو تجرباتی طور پر بھی پیش کیا اور ایک مریض Francisca Desterlin پر اپنے تجربات کا مظاہرہ کیا۔ یہ شخص لمبے عرصہ سے متعدد امراض کا شکار تھا۔ میسمر کے علاج سے اسے بہت افاقہ ہوا۔ جلد ہی میسمر کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی اور بظاہر ناقابل علاج امراض کے مریض دُور دُور سے اس کے پاس آنے لگے۔ لیکن وی آنا کے دوسرے ڈاکٹروں نے میسمر کے طریقۂ علاج کی مخالفت کی چنانچہ اُسے ویانا چھوڑ کر 1778ء میں پیرس جانا پڑا۔ وہاں بھی اُس نے اپنا طریقہ علاج جاری رکھا اور بہت مقبولیت حاصل کی۔ اُس نے اپنے طریقہ علاج کو Animal Magnetism یا ہپناٹزم کا نام بھی دیا مگر وہ مشہور اُس کے اپنے نام کی نسبت سے مسمریزم ہوا۔

میسمر کا طریقۂ علاج یہ تھا کہ مریض پر آہستہ آہستہ مصنوعی نیند طاری کر دیتا اور جب مریض نیند کے عالم میں خود کو اس کے حوالے کر دیتا تو وہ آہستہ آہستہ اس کے لاشعور میں یہ بات مستحکم کر دیتا کہ اس کا علاج کیا جارہا ہے۔ اس طریقۂ علاج سے متعدد ناقابل علاج امراض میں مبتلا مریض شفایاب ہوئے۔ اس پر پیرس میں بھی ڈاکٹروں نے اس کے خلاف محاذ کھول لیا اور اس کو کالا جادو کا ماہر مشہور کر دیا۔ 1785ء میں حکومت فرانس نے علماء فضلاء کی ایک کمیٹی بنائی۔ جس نے میسمر کے طریقۂ علاج کے خلاف رپورٹ پیش کی۔ چنانچہ میسمر دل برداشتہ ہو کر پیرس سے Meers Burg چلا گیا جہاں گوشۂ گمنامی میں 5 مارچ 1815ء کو اُس کا انتقال ہو گیا۔ مگر اس کا طریقۂ علاج مشہور ہوا اور اس پر مزید تحقیق ہوئی اور آج بھی بعض لوگ اسے کامیاب طریقۂ علاج سمجھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ایک بار سوال کیا گیا کہ قرآن کریم میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن آپ لوگ جادو کو کیوں نہیں مانتے۔ جواباً آپؒ نے فرمایا: ''جو قرآن نے تشریح کی ہے اس کے مطابق مانتے ہیں۔ ...... سحر کا لفظ قرآن کریم نے حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے مقابلے کے وقت استعمال فرمایا۔ ایک طرف جادوگر تھے۔ ایک طرف حضرت موسیٰؑ تھے۔ جادوگروں نے رسیاں پھینکیں اور بظاہر سانپ بنا دیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے جادو کیا مگر کیا جادو تھا؟ فرماتا ہے سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا۔ پھر فرماتا ہے یا وہ خیال کرنے لگے کہ وہ سانپ ہیں حالانکہ وہ رسیاں کی رسیاں ہیں۔ تو جادو کی حقیقت جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے اس کو Modern Terms میں مسمریزم کہتے ہیں۔ اَعْیُنَ النَّاس کو ایسا دھوکہ دے دینا جس کے نتیجے میں حقیقت اگرچہ وہی رہے مگر وہ تبدیل شدہ شکل میں نظر آئے۔ یہ ہے قرآن کریم میں مبینہ جادو۔ دنیا کا کوئی احمدی اس جادو کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن جہاں ٹونے ٹوٹکے اور قسم کے ہیں۔ ان کا قرآن سے ثبوت ہی نہیں ملتا۔ ہم ان کو کیوں تسلیم کریں گے''۔

ایک عرب ماں کی اپنی بیٹی کو نصیحت

مجلس انصاراللہ کینیڈا کے سہ ماہی ''نحن انصاراللہ'' جولائی تا ستمبر 2006ء میں روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کی ایک پرانی اشاعت سے ایک دیہاتی عرب ماں امامہ بنت حارث کی اپنی بیٹی کو وہ نصائح درج کی گئی ہیں جو امامہ نے بیٹی کے رخصتی کے موقع پر اُسے کیں۔

''اے میری پیاری بیٹی! اگر کسی صاحب علم و فضل کو نصیحت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تو یقیناً تیرے فضل و ادب کی بناء پر میں تجھے نصیحت ہرگز نہ کرتی۔ لیکن نصیحت کرنا ایک عقلمند انسان کی یاددہانی کا موجب ہوتا ہے۔

اگر کسی دوشیزہ کے ماں باپ کی خوشحالی اور ان کا اپنی بیٹی سے انتہائی پیار تقاضا کرتا ہے کہ اسے شادی کرنے کی ضرورت نہیں تو یقیناً سب لوگوں سے بڑھ کر تجھے شادی کرنے کی حاجت نہ ہوتی۔ لیکن عورتوں کو مردوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور مردوں کو عورتوں کے لئے۔

اے میری پیاری بیٹی! تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی۔ اسے پیچھے چھوڑ کر تو ایک ایسے گھونسلے کی طرف جارہی ہے جس سے تو ناآشنا ہے اور ایک ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہو جس سے تو مانوس نہیں۔ وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے۔ پس تو اس کی لونڈی بن جا تا وہ تمہارا غلام بن جائے گا۔

اے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے چند نصیحتیں پلّے باندھ لے۔ یہ تیرے لئے قیمتی اندوختہ اور باعث شرف ہوں گی۔

☆ خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

☆ خوش دلی سے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا ہمیشہ تمہارا طرز عمل ہو۔

☆ اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

☆ اس کی نفرت و کراہت کے مواقع کا بغور جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اس کی نگاہ نہ پڑے۔ اور جسم سے وہ ہمیشہ پاکیزہ خوشبو ہی سونگھے۔

☆ اس کے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا۔

☆ اس کی نیند و آرام کے دوران ماحول پرسکون رکھنا، کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل کر دیتی ہے اور نیند کا لطف خراب کرنا ناپسندیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

☆ اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔

☆ اس کی ذات، اس کے لواحقین، اس کے بچوں کا خیال رکھنا اور ان کی طرف پوری توجہ دینا۔ کیونکہ مال کی حفاظت کرنا تیری بہترین عزت افزائی کا باعث ہوگا اور بچوں اور اس کے متعلقین کی طرف توجہ دینا تیرے حسن انتظام و سلیقہ شعاری پر دلالت کرے گا۔

☆ اس کا بھید یا راز ہرگز فاش نہ کرنا۔

☆ اس کے حکم کی نافرنانی نہ کرنا کیونکہ اگر تُو نے اس کا راز فاش کیا تو پھر تُو اس کی بے وفائی سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ، اسی طرح اگر تُو نے اس کی نافرنانی کی تو تُو اُس کے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی۔

☆ اگر تُو اسے غمزدہ دیکھے تو اس کے سامنے خوشی کے اظہار سے احتراز کر کیونکہ یہ بات تیری کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اسی طرح جب وہ خوش ہو تو اُس کے سامنے افسردہ ہونے سے پرہیز کر۔ کیونکہ اس طرح تو اُس کی خوشی کو بےلطف بنا دے گی۔

☆ تو جتنا زیادہ اس سے اتفاق رائے اور اس کے مزاج سے موافقت اختیار کرے گی اتنا ہی زیادہ وہ تیرا ساتھ دے گا۔ تُو جان لے کہ اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پا سکے گی جب تُو اپنی پسند اور ناپسند کو چھوڑ کر اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے گی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر و برکت کو مقدّر کر دے''۔

محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/نومبر 2006ء میں مکرمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بیگم حضرت میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم کے قلم سے محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب المعروف اٹو میاں کا مختصر ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب 1913ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحبؓ اور والدہ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ تھیں جو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی تھیں۔ والد یوپی کے گورنر سر میلکم ہیلی کے ذاتی معالج تھے، اس وجہ سے یونیورسٹی تک آپ کی تمام تعلیم لکھنؤ میں ہی ہوئی۔ لیکن اس دنیاوی شان کے باوجود آپ بہت سادہ اور منکسرالمزاج تھے۔

لکھنؤ یونیورسٹی سے 1936ء میں فزکس میں M.Sc. کی۔ پھر PUSA ریسرچ انسٹیٹیوٹ دہلی میں ملازم ہوئے۔ جب فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے زندگی وقف کر دی اور بطور لائبریرین اور ریسرچ سکالر انسٹیٹیوٹ میں کام کرتے رہے۔ یہ انسٹیٹیوٹ بند ہو جانے کے بعد پھر حضورؓ کی اجازت سے کراچی میں ملازمت کر لی جہاں سے 1972ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ تقسیم ہند سے قبل آپ کو تعلیم الاسلام کالج قادیان میں فزکس کے لیکچرار کے طور پر بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ 1965ء میں ایک سال کیلئے سائنسی تحقیق کے کام پر یونیسکو کے فیلوشپ پر لندن بھی تشریف لے گئے۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر ایک سال کیلئے لندن تشریف لے گئے اور وہاں کی بڑی بڑی لائبریریوں سے جماعت کے لئے اہم مواد اکٹھا کر کے 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ مرحوم نے عمر بھر سائنسی تحقیق کا کام کیا اور برصغیر میں ببلیوگرافی میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ تین کتب بھی تصنیف کیں جو مختلف قومی اداروں نے شائع کیں۔ خلافت لائبریری ربوہ کی انتظامی کمیٹی کے لمبا عرصہ رُکن بھی رہے۔

آپ کی وفات 9-10 جون 2000ء کی درمیانی شب لاہور میں بعمر 87 سال ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/جون 2007ء میں مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کا کلام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں شائع ہوا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

سُوئے جنت چل دیا محمود کا لختِ جگر
عاشق دینِ محمدؐ احمدیت کا گُہر
دین کا سچا مجاہد وہ ولی درویش تھا
دارِ مہدی میں گزارے جس نے سب شام و سحر
جان و دل سے وہ خلافت پر فدا تھا ہر گھڑی
وہ خلافت کی حمایت میں رہا سینہ سپر
قادیاں کے باسیوں کے واسطے اک ڈھال تھا
باپ کی مانند شفقت کی تھی ہر اک پر نظر
رشک کرتے ہیں فرشتے ایسے نیک انجام پر
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں اے خلیفہ کے پسر

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

20th June 2008 – 26th June 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 20th June 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00	Spotlight: a series of interviews about the Khilafat Jubilee.
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 28th December 1994.
02:40	Al Maa'idah: a cookery programme
02:50	Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
03:20	Philosophy of Homeopathy
04:15	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd February 1998.
05:15	Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 9th April 2005.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 97
08:20	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:10	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 4th November 1994.
10:10	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh, recorded on 13th June 2008.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:05	Ahmadiyyat In Indonesia
17:00	Live Jalsa Salana USA 2008: live proceedings from Jalsa Salana USA 2008, including Flag hoisting
18:00	Live Friday Sermon: delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Pennsylvania, USA.
19:00	Jalsa Salana USA 2008: Live proceedings from Jalsa Salana USA.
19:35	News Review Special
20:10	Urdu Mulaqa'at: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests, recorded on 4th November 1994.
21:10	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings, including Flag hoisting ceremony.
22:10	Friday Sermon
23:10	Jalsa Salana USA 2008 [R]

Saturday 21st June 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 97
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd January 1995.
02:50	Ulamaa-u-Hum: discussion programme
03:25	Jalsa Salana USA 2008: repeat of first day proceedings, including flag hoisting ceremony.
04:25	Friday Sermon: recorded on 20th June 2008.
05:25	Jalsa Salana USA 2008: repeat of first day proceedings.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 9th April 2005.
07:55	Jalsa Salana USA 2008 [R]
08:30	Friday Sermon: recorded on 20th June 2008
10:30	Indonesian Service
11:30	French Service
12:05	Tillaawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
13:55	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
14:45	Jalsa Salana USA 2008: live proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
17:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th June 1996. Part 1.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	Jalsa Salana USA 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Sunday 22nd June 2008

00:00	Tilaawat
00:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th January 1995.
01:10	Friday Sermon: recorded on 20th June 2008.
03:10	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 21st June 2008.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 10th April 2005.
08:05	First Aid Measures: an programme advising on the use of First Aid in an emergency.
08:35	Learning Arabic: lesson no. 1
09:00	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoors visit to Singapore.
10:00	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 13th July 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55	Friday Sermon: Recorded on 20th June 2008.
15:00	Jalsa Salana USA 2008: Live proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:05	Learning Arabic: lesson no. 1.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:05	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session [R]

Monday 23rd June 2008

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	First Aid Measures
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th March 1995.
02:55	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana USA, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Children's class held with Huzoor. Recorded on 16th April 2005.
08:15	Le Francais C'est Facile: lesson no. 107
08:25	Spotlight: speech delivered by Muhammad Hameed Kauser on the topic of "the life and character of the Promised Messiah (as).
09:05	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 5th September 1997.
10:110	Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 16th May 2008.
10:50	Medical Matters
12:00	Tilaawat & MTA News
12:45	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: recorded on 4th May 2007.
15:05	Children's Class [R]
16:15	Spotlight [R]
16:50	Le Francais C'est Facile: lesson no. 107 [R]`
17:20	French Service: recorded on 05/09/1997 [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th March 1995.
20:35	MTA International News
21:10	Children's Class [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Tuesday 24th June 2008

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 107
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th March 1995.
02:40	Friday Sermon recorded on 4th May 2007.
04:00	Spotlight
04:45	French Service: recorded on 5th September 1997.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 17th April 2005.
08:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th March 1994.
09:00	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 21st June 2008.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Jalsa Salana Scandinavia 2005:condcluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 18th September 2005.
15:00	Jalsa Salana USA 2008 [R]
18:00	MTA Travel: programme featuring a visit to Malta [R]`
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News.
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]`
22:25	Jalsa Salana Scandinavia 2005: recorded on 18th September 2005. [R]
23:10	MTA Travel: programme featuring a visit to Malta [R]

Wednesday 25th June 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th March 1995.
01:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th April 2005.
02:55	Jalsa Salana USA 2005: repeat of proceedings from Jalsa Salana USA 2008, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 21st June 2008.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 22nd January 2006.
08:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th March 1994. Part 2.
09:00	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana USA 2008, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd June 2008.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th December 1986.
15:05	Jalsa Salana USA 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana USA 2008, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd June 2008 [R]
18:05	Seerat Hadhrat Masih Maood
18:30	Arabic Service
19:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th March 1995.
20:45	MTA International News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Atta-ul-Mujeeb Rashid on 'the kind conduct of the Holy Prophet (saw) during the wars'. Recorded on 1st August 1992.
22:55	From the Archives [R]

Thursday 26th June 2008

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:50	Hamaari Kaenaat
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th March 1995.
02:30	Ken Harris Oil Painting
02:55	Jalsa Salana USA 2008: repeat of concluding session, including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 22ndJune 2008.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
08:15	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 9th July 1995.
09:20	Philosophy of Homeopathy: a seminar on the topic of homeopathic philosophy.
10:10	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar
14:20	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th February 1998.
15:20	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
15:55	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 9th July 1995. [R]
17:00	Philosophy of Homeopathy [R]
17:50	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Arabic Service
20:45	MTA International News
21:20	Spotlight: a series of interviews about the Khilafat Jubilee [R]
21:45	Al Maa'idah: a cookery programme
22:00	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 4th February 1998. [R]
23:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 Friday 13 June , 2008 Issue No. 24

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

مسجد المہدی ، پورتونووو کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔احمدیہ مشن ہاؤس پورتونووو کا سنگ بنیاد

انفرادی وفیملی ملاقاتیں ،مسجد بیت التوحید (کوتونو) میں آمد۔ہوٹل Plais De Congress میں استقبالیہ تقریب میں مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس اور جماعت کی خدمات انسانیت پرخراج تحسین۔

ہم جب بھی اور جس جگہ بھی کسی کی خدمت کرتے ہیں تو اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق ہے۔اس کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت کی تاریخ 120 سال پرانی ہے۔بنی نوع انسان کو خدا کے قریب لانے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر کام ہورہا ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا۔ (استقبالیہ تقریب میں حضورانور کا خطاب)

بینن (Benin) میں مختلف سرکردہ سیاسی ، مذہبی اور سماجی شخصیات سے حضورانور کی ملاقاتیں۔

بینن سے نائیجیریا واپسی ۔احمدیہ مسجد Ipokia کا افتتاح ۔رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ۔ابادان میں ورود مسعود۔ مسجد بیت الرحیم کا افتتاح ۔ابادان سے الورین کا سفر۔احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال کے روح پرور مناظر۔ شریعت کورٹ کے قاضی جسٹس عبدالقادر اور ڈپٹی گورنر کوارا اسٹیٹ کی حضورانور سے ملاقات ۔شریعت کورٹ کوارا اسٹیٹ کا وزٹ۔

الورین سے بُصّہ کے لئے روانگی ۔امیر آف بورگو کی طرف سے روایتی انداز میں خوش آمدید اورحضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

25 اپریل 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ اور مسجد المہدی (پورتونووو) کا افتتاح

صبح حضور انور دفتر امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔پونے ایک بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ بینن کی نئی تعمیر ہونے والی مرکزی مسجد ''مسجد المہدی'' پورتونووو کی طرف روانگی ہوئی۔آج خطبہ جمعہ اور اور نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح بھی ہونا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دورہ بینن کے دوران 8 اپریل 2004ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔اس مسجد کے نچلے حصہ میں خواتین کے لئے نماز کی جگہ مہیا کی گئی ہے ۔پھر پہلی منزل پر مرد حضرات نماز ادا کرتے ہیں جبکہ دوسری منزل پر دفاتر بنائے گئے ہیں۔ اس مسجد میں چھ صد لوگ نماز ادا کرسکتے ہیں۔ یہ مسجد پورتونووو شہر سے نائیجیریا جانے والی سڑک پر واقع ہے اور اپنے بلند میناروں کی وجہ سے دور سے ہی نظر آتی ہے۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر ٹیلی فونک رابطہ کے ذریعہ نشر ہوا۔

حضورانور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج خدا تعالیٰ کے فضل پورتونوو (Portonovo) کی یہ مسجد جس میں ہم نماز جمعہ ادا کررہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ یہ خوبصورت وسیع مسجد بنائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی عبادت کے لئے یہاں جمع ہوسکیں۔گزشتہ دورہ میں جب مَیں آیا تھا تو کوتونو (Cotono) کی بڑی خوبصورت اور بڑی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ دنیا کے ہر خطہ میں، ہر شہر میں مساجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔افریقہ کے غریب ممالک کے دور دراز علاقوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں میں بھی مساجد تعمیر ہورہی ہیں اور بڑے شہروں میں بھی تعمیر ہورہی ہیں۔اسی طرح یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد تعمیر ہورہی ہیں اور ہرجگہ جماعت بڑی قربانیاں کرکے مسجدیں بنارہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے اور نہ کسی اَور ذریعہ سے ہم دولت پیدا کررہے ہیں۔ ہاں ایمان کی دولت ہے جس کی وجہ سے احمدی قربانیاں کرتے ہیں۔پس آپ ہمیشہ یادرکھیں کہ اس دولت کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ایک ایسا بے بہا خزانہ ہے جس کے چھیننے کے لئے ہر راستے پر چور، اچکّے، ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔نہ ان لوگوں سے ہماری راتیں محفوظ ہیں اور نہ دن محفوظ ہیں بلکہ یہ ڈاکو شیطان کی صورت میں ہمارے خون میں دوڑ رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس بات سے ہوشیار کیا ہے کہ شیطان جو تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس سے بچو۔ہمیشہ یادرکھیں کہ آدم کی پیدائش کے وقت بھی شیطان نے ایک عہد کیا تھا کہ مَیں انسان کو ضرور ہدایت کی راہ سے بھٹکاؤں گا۔پس ہمیشہ یادرکھیں کہ ایمان کی دولت ایسی دولت ہے جس کی حفاظت سب سے مشکل کام ہے۔ باقی دنیاوی دولتوں کے لئے حفاظت کے انتظام تو آپ کرسکتے ہیں، تالے لگا سکتے ہیں، پہرے بٹھا سکتے ہیں لیکن ایمان کی دولت ایسی ہے جس کی حفاظت کے لئے مسلسل اپنے نفس کی پاکیزگی کے سامان کرنے ہیں اور مسلسل مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔جس کی حفاظت کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔کیونکہ اس کے بغیر ہر راستے پر بیٹھے ہوئے شیطان نے انسان کو ورغلانا ہے۔شیطان نے تو پہلے دن سے کہہ دیا تھا کہ جس فطرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے وہ دنیاداری کی طرف جھکتا چلا جائے گا۔ اس نے یہ اعلان یا تھا کہ انسان کو میری باتیں ماننا اور دنیاداری اللہ تعالیٰ سے دور لے جائے گی اور اکثریت خدا تعالیٰ کی ناشکرگزار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہی کہا تھا کہ ایسے ایمان ضائع کرنے

باقی صفحہ نمبر 8 پرملاحظہ فرمائیں